یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ مجلد واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۷ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	ہے
رؤسا و جاگیرداران	للعہ
عام خریداران سے	ہے
ششماہی	۶/۰
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس	
ششماہی ۳ شلنگ	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۱۵ء بروز جمعہ مبارک

فہرست مضامین

قادیانی مشن (کفر سستا بلکہ مفت) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱
مذاکرہ علمیہ نمبر ۱۰ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲
گوجرانوالہ میں عیسائی لیکچروں کا سلسلہ اور
مسلمانوں سے مباحثہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲
ایک خدائی تجویز یا بت اشاعت توحید ۔ ۔ ۔ ۳
تقیہ ابطال قدامت سلسلہ دنیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵
گوشت خوری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷
مذاکرہ علمیہ نمبر ۱۱ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸
مذاکرہ علمیہ نمبر ۱۲ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۹
مکتب کی ضرورت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱
فتاویٰ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲
متفرقات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴
اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۵
" ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۶

قادیانی مشن

کفر سستا بلکہ مفت

خدا کی شان جو چیز بنی آدم کو زیادہ مضر ہے اُسی قدر اُس کا رواج بھی زیادہ۔ شراب و دیگر منشیات کو دیکھئے جس قدر مضر ہیں۔ اُسی قدر زیادہ رواج پذیر ہیں۔ اسی طرح کفر انسان کو سخت مضر ہے اس کا رواج تو شراب سے بھی زیادہ ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کی بابت حدیثوں میں آتا ہے کہ اُس کے دم سے کافر بادیگے یا مرینگے۔ یعنی اُس کے اثر صحبت سے کافروں کا کفر جاتا رہیگا۔ مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ ایسی مرغوب خلائق (کفر) نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ مسیح موعود* کی صحبت سے بھی اُن کے مصاحبوں کو یہی حاصل ہوا۔ آہ کس قدر مقام افسوس و حسرت ہے کہ جس بزرگ کے اثر صحبت سے کفر مٹنا تھا اُسی کی صحبت یافتوں بلکہ فدائیوں میں آج کفر موجزن ہے سچ ہے ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

تفصیل اس کی یہ ہے کہ قادیانی پارٹی پابندی اپنے اصول کے جملہ مسلمانان دنیا کو جو مرزا صاحب قادیانی کو نبی نہیں مانتے کافر جانتی ہے جنہیں اُن کے سگے بھائی لاہوری پارٹی کے لوگ کفر کے مستحق تر ہیں۔ کیونکہ (بقول قادیانی پارٹی) وہ نہ صرف منکر نبوت مرزا ہیں بلکہ مرتد عن المرزا

یہ تو ہوا ایک پارٹی کا حال۔ لاہوری پارٹی کا اصول ہے چونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے (اس لئے بقول لاہوری پارٹی) قادیانی پارٹی پر کفر عائد ہوتا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ جس بزرگ (مسیح موعود) کی

* یعنی مرزا صاحب قادیانی جو بزعم خود مسیح موعود تھے۔

AsliAhleSunnet.com

صحبت سے کفر کو بھاگنا چاہیئے تھا۔ اُسی کی صحبت کا یہ اثر ہے کہ ہر دو کافر کی آواز آ رہی ہے۔ ہم کون ہیں کہ اس مقدس جماعت کی اندرونی نزاع میں دخل دیں ؎

محتسب را درونِ خانہ چہ کار

ہمیں سخت افسوس ہے کہ مرزائی جماعت کفر سے بھاگی تھی لیکن کفر ہی میں مبتلا رہی جس پر یہ مثل صادق آتی ہے۔

علانیل بھی کیا اور رو کھا کھایا

39097

مذاکرۂ علمیہ نمبر ۱

(مجریہ ۲۰ رجمادی الثانی)

ولی کون ہے

حدیث شریف میں آیا ہے

لا نکاح الا بولی

ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں

اس حدیث کو تمام فرقے صحیح مانتے ہیں۔ حنفیہ اسکے متعلق تاویل کرتے ہیں۔ اہلحدیث اس کو ظاہر پر چھوڑ لیتے ہیں کہتے ہیں کہ جس نکاح میں ولی نہ ہو نکاح درست نہیں ہمیں اس وقت اس حدیث کے اصل حکم (صحت نکاح) سے بحث نہیں بلکہ بحث یہ ہے کہ ولی سے کون رشتہ دار مراد ہے۔ فقہاء نے جو ترتیب عصبات لکھی ہے اُس سے ہم بے خبر نہیں ہمکو یہ پوچھنا ہے کہ ولی کی تفسیر قرآن و حدیث سے کیا ثابت ہوتی ہے۔ فقہاء نے جو ولی کو علی ترتیب العصبہ قرار دیا ہے اُن کے اس قول کی سند اگر قرآن و حدیث سے ہے تو فبہا۔ ورنہ حدیث کا مطلب فی نفسہ دیکھا جائے تو کیا ثابت ہوتا ہے۔

اس سوال کی وجہ یہ پیش آئی کہ بسا اوقات ایک یتیم لڑکی ماں کے پاس رہتی ہے۔ ماں اُسکی اپنے باپ یا بھائی کے پاس رہتی ہے جو لڑکی کا نانا یا ماموں ہے۔ چچا اُسکا زندہ ہے جس نے کبھی یتیمہ کو پوچھا تک نہیں ہر قسم کی حفاظت اور پرورش نانا یا ماموں کرتا ہے مگر نکاح کے وقت چچا آ کر روڑا اٹکاتا ہے اور نانا یا ماموں جنہوں نے یتیمہ کو اپنی لڑکی کی طرح پالا ہوتا ہے جو اسکے اصلی معنے سے خیر خواہ ہیں جہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں چچا جی وہاں روڑا اٹکاتے ہیں حالانکہ صریحاً معلوم ہوتا ہے کہ اُس کی رائے بمقابلہ نانا یا ماموں کے ہیچ ہے۔ مگر حسب فتوائے چچا کو ولی نکاح قرار دیا جاتا ہے جو بظاہر ایک غیر مناسب ہے اور یتیمہ کے حق میں بھی مفید نہیں بلکہ مضر ہے۔ اور جس مصلحت کی بنا پر شریعت نے ولی کا منصب مقرر کیا ہے اس مصلحت کی بنا پر ترتیب عصبات بسا اوقات اجنبی اور غیر مناسب معلوم ہوتی ہے۔ امید ہے اہل علم اس مذاکرہ کو معمولی نظر سے نہ دیکھینگے بلکہ غیر معمولی توجہ کرینگے کیونکہ یہ مذاکرہ حدیث فہمی کے لئے ہے۔ نہ کسی اور غرض کے لئے۔ اس لئے علمائے حدیث کو اس مذاکرہ کی طرف بالخصوص متوجہ ہونا چاہیئے

گوجرانوالہ میں عیسائی لیکچروں کا سلسلہ

اور مسلمانوں سے مباحثہ

(از حکیم خیر الدین صاحب از گجرانوالہ)

گذشتہ ہفتہ گجرانوالہ (پنجاب) کے عیسائیوں نے متعدد پادری صاحبوں کے لیکچروں کا انتظام کیا جسکی صورت یہ رکھی کہ رات کو پادری صاحب لیکچر دیتے۔ صبح کو دو گھنٹے اُسی مضمون پر حاضرین کو بحث کا موقع دیا جاتا۔ گجرانوالہ میں اہل اسلام کوئی ایسا عالم نہیں جو میدان میں نکلتا۔ چند مرزائی بھی ہیں اُنہوں نے فوراً قادیان سے اپنے علماء بلوائے اُنہوں نے آ کر بحث میں حصہ لیا۔ کئی دنوں تک بحث ہوتی رہی مگر جمہور اہل اسلام کی تشفی نہ ہوئی۔ یہانتک کہ بوجہ اُس نفرت کے جو مرزائیوں سے عام اہل اسلام کو ہے مسلمان اُس جلسے میں خوشی سے شریک بھی نہ ہوئے۔ مگر دل میں گدگدی لگی تھی۔ مجھے چونکہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب سے نیاز مندی کا تعلق ہے اسلئے مجھے ہی مسلمانان گجرانوالہ نے مامور کیا کہ چونکہ ہندوستان کے مشہور پادری جوالا سنگھ منطقی بھی آئے ہیں اسلئے مولانا موصوف کو لاؤ۔ میں امرتسر پہنچا تو مولانا کو گلے کے عارضے میں مبتلا پایا۔ ڈاکٹر صاحب جو معالج تھے اُنہوں نے تقریر کرنے سے منع کر دیا۔ مگر میں نے کہا کچھ بھی ہو میں تو لئے بغیر نہیں جاؤنگا۔ خدا کو اسلام کی عزت رکھنی منظور تھی باوجود علالت کے مولانا صاحب نے بصد اکراہ منظور کیا اور گجرانوالہ میں تشریف لائے ۲۰ اپریل کو صبح ۸ بجے گفتگو شروع ہوئی۔ مقابل میں پادری جوالا سنگھ صاحب تھے۔ دونوں کی گفتگو کیسی ہیبتی اور عالمانہ تھی کہ بلا مبالغہ در و دیوار سے مباحثہ کی مرحبا آواز آتی تھی۔ گفتگو میں بہت سا حصہ منطق بھی تھا کیونکہ پادری صاحب کو منطق دانی کا دعویٰ ہے مگر اصل بات جو قابل ذکر ہے یہ تھی جو بحث ہی مزید ارا و فیصلہ کن ہے مولانا صاحب نے کہا عیسائیوں کا مذہب ہے آدم نے گناہ کیا وہ اور اُسکی ساری اولاد گناہگار ہوئی اسلئے کفارہ کی ضرورت ہے کفارہ حضرت مسیح ہیں۔ مولانا صاحب نے فرمایا تنقیح طلب بات یہ ہے کہ جو گناہ آدم نے کیا تھا اُسکی سزا خدا نے کیا فرمائی تھی آپنے عیسائیوں کی بائبل سے کتاب پیدائش باب ۳ سے عبارت پڑھی کہ اس گناہ کی سزا عورت (حوا) کو یہ ملی کہ خدا نے فرمایا تو درد زہ سے بچہ جنیگی اور مرد کو یہ سزا دی کہ تو سخت محنت سے روٹی کمائیگا پس یہ ہے اُس گناہ کی سزا۔ اب سوال یہ ہے کہ جو لوگ کفارہ پر ایمان لائے ہیں اُن کے گناہ چونکہ معاف ہیں تو کیا اُن کے مرد محنت سے روٹی نہیں کماتے۔ کیا عیسائی لیڈیاں درد زہ سے بچہ نہیں جنتیں جب اگر محنت سے کماتے اور درد زہ سے بچہ جنتی ہیں تو کفارہ سے کیا فائدہ ہوا۔ اس تقریر کو آپنے بڑی صفائی سے بیان کیا۔ پادری صاحب نے اسکا جواب دیا کہ جبتک ساری دنیا کفارہ پر ایمان نہ لائیگی یہ تکلیف رفع نہ ہوگی۔ مولانا صاحب نے فرمایا پھر تو آپ کی نجات ہمارے ایمان پر موقوف ہوئی۔ آپکا اپنا ایمان اور اعتقاد تو کچھ مفید نہوا۔ پس آپ یقین رکھیں نہ دنیا ساری مانیگی نہ آپ لوگ نجات پاوینگے۔ یہی معنے ہیں "نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے" دو تین دفعہ کی تقریروں میں لوگ جان گئے کہ واقعی اسلام کی فتح ایسے ہی علماء کی زبان سے ہوتی ہے۔ سب لوگ دعا کرتے تھے خدا مولانا کو صحت و سلامتی سے تا دیر زندہ رکھے آمین۔

تعریف کی۔ شیخ نور الدین صاحب مشہور مضمون نگار نے مولانا کا جام صحت تجویز کیا مگر ہمارے طریق سے جزاک اللہ احسن الجزاء کہنے پر کفایت کی۔ سب لوگوں نے دعا کی کہ خدا مولانا کو صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے۔ (خاکسار حکیم خیر الدین از گجرانوالہ)

AsliAhleSunnet.com

ایک خصوصی تجویز بابت اشاعت توحید

قابل توجہ و لائق عمل علمائے ربانی خصوصاً اراکین اہل حدیث کانفرنس۔

حضرات علماء کرام خصوصاً اراکین کانفرنس السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کئی ایک ماہ سے میرا خیال تھا۔ نہ صرف خیال بلکہ جوش اور ولولہ تھا کہ حضرات علمائے کرام کی خدمت میں اس ضروری کام کی نسبت عرض کروں جس کے لئے خداوند کریم نے تمام انبیاء عظام علیہم السلام کو مبعوث کیا اور جس غرض کی تکمیل کیلئے آسمانی کتب مقدسہ نازل ہوئیں۔ پس عرض یہ ہے کہ علماء بحیثیت منصب نبوت کے قائم مقام ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ نبوت کا سب سے مقدم اور ضروری اہم کام کیا تھا۔ اگر اس کام پر علماء کمربستہ ہیں تو اپنے منصب کو نباہ رہے ہیں اور رب قدیر کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں اور کس لئے بے فکر ہو گئے۔ کچھ شک نہیں کہ نبوت کا پہلا کام کفار کو تبلیغ اسلام تھا۔ اور بس اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے تمام انبیاء مبعوث ہوئے۔ کتابیں نازل ہوئیں حضرات آپ نائب رسول ہیں آپ نے تبلیغ کفار کا کیا عملی انتظام کیا اس فرض کو کب اور کس طرح ادا کیا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تبلیغ اسلام پر حضور فخر المرسلین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قدر تکالیف ومصائب برداشت کئے آپ کو پتھر مارے گئے گھر سے بے گھر کر دیا گیا۔ آپ کو جادوگر کہا گیا۔ مجنون بتایا گیا لیکن آپ نے کبھی بھی اس پاک غرض کی تکمیل سے منہ نہیں موڑا۔ ظلم سہے ستم اٹھائے بھوکے رہے پیٹ سے پتھر باندھے۔ دیس نکالا منظور کیا۔ اور دل میں ٹھان لیا کہ جب تک زندگی ہے خواہ ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے تب بھی ایک لمحہ کے لئے اس نیک کام سے غافل نہ ہونگا۔ آپ کیوں ایسا کرتے تھے کیلئے مصائب جھیلتے تھے۔ اسی لئے کہ آپکے مالک نے خالق برحق نے آپکو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اس حکم کی تعمیل میں آپ ہر وقت مجسمت و چالاک رہے

اور اس میدان میں آپ کا مبارک قدم ہمیشہ مردانہ وار پڑتا۔ حضرات بحیثیت نائب رسول کیا تبلیغ آپ پر فرض نہیں ہے اور ضرور ہے۔ پھر کس طرح اس فرض کو آپ نے پورا کیا۔ تبلیغ اسلام پر کیا کبھی آپ نے ان تھک کوشش کی۔ کیا حضور کی طرح آپ نے کبھی تبلیغ پر مار کھائی۔ گالیاں سنیں یا کبھی حالت تبلیغ میں بھوکے رہے۔ اے حضرات کیا آپ کا یہی فرض ہے کہ نماز روزہ ادا کر لیا یا کسی کو استفتار کا جواب دیدیا۔ یا مسجد کے ممبر پر بیٹھ کر مسلمین کو وعظ سنا دیا یا اگر زیادہ عنایت ہوئی تو مخالف مذہب والے مسلم کو فاسق فاجر بلکہ کافر بنا دیا۔ یا بہت ہی اسلامی خدمت انجام دی تو اسلامی انجمنوں کے سالانہ جلسہ میں جاکر تخت کے اوپر یا ورمیز کے پاس کھڑے ہو کر تقریر کر دی اور حاضرین سے اپنی خوش بیانی کی واہ واہ کے نعروں سے داد تحسین لی چلو بالخیر شما بسلامت تبلیغ اشاعت اسلام کا فرض ادا ہو گیا۔ اے حضرات کیا تبلیغ اسی کا نام ہے۔ کیا اشاعت اسلام اسی کو کہتے ہیں۔ کیا آپ کا فرض نہیں کہ تبلیغ کے لئے ان بیشمار قصبات و دیہات کے ہندوؤں کے پاس جائیں جو صرف اتنا جانتے ہیں کہ مسلمان بھی دنیا میں کوئی قوم ہے۔ نہ ان کو کسی نے آج تک اسلامی تبلیغ کی نہ خود اتنا علم جس سے وہ جانیں کہ اسلامی ارکان کیا ہیں اسلام میں کیا خوبی اور وصف ہے۔ توحید کسے کہتے ہیں۔ شرک کس جانور کا نام ہے۔ نہ ان کو یہ خبر ہے کہ اسلام کا قانون آسمان سے اسی نے نازل کیا جو رب العالمین ہے۔ کیا آپ نے ایسے ناواقف لوگوں کو اسلام کا منور چہرہ دکھایا۔ کیا آپ کا فرض نہیں ہے کہ ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہر شہر کی ایک ایک گلی اور ہر ضلع کے ایک گاؤں میں تبلیغ اسلام کریں تاکہ بے خبروں پر بمصداق لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل یوم الفصل کو حجت پوری ہو۔ کیا ایسے اشخاص سے بھی باز پرس ہوگی جنکو تبلیغ اسلام نہیں ہوئی اور ان کو اسلامی احکام اور مرضی خالق کی بالکل خبر نہیں۔ ایسی غافل اور بے خبر قوم کا کہ مسلم بھی دنیا میں کوئی ہیں امتحان لینا کیا باعث

عذاب ہوگا اور حجت الٰہی ان پر پوری ہو جائے گی؟ ایسے لوگوں کو اسلام سے غفلت تعصب کی وجہ سے نہیں بلکہ لاعلمی اور ناواقفیت ہی بیگانگت کا سبب ہے۔

حضرات کیا اشاعت اسلام اسی کا نام ہے کہ چند مقامات پر انجمنیں قائم کر لیں اور ان کا سالانہ جلسہ دھوم دھام سے مغربی طریقہ پر کر لیا یا مساجد میں مسلمین کو وعظ یا ترجمہ قرآن شریف سنا دیا۔ کیا قرآن مجید و فرقان حمید مسلمین ہی کے سنانے کے لئے نازل ہوا۔ یا کل انسانوں کے لئے بڑی دھوم دھام سے شہر میں سال میں فوق الھڑک جلسہ کر لیا تو بس تبلیغ ہو گئی۔ اے جناب جتنا روپیہ ایک جلسہ پر صرف تین دن کے لئے برباد کیا جاتا ہے اتنی رقم سے سال بھر تک دو تین واعظ ہندوؤں کے قصبوں اور گاؤں میں تبلیغ کر سکتے ہیں*۔

اے معزز اراکین کانفرنس آپ بیدار ہوں اور اپنے فرض کو ہوشیاری سے سمجھنے کے بعد اس کے انجام دینے پر متوجہ ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اصلاح مسلمین کا کام نہ کریں۔ نہیں کریں اور ضرور کریں لیکن تبلیغ اسلام جیسے اہم اور ضروری کام کا جلدی بیڑا اٹھائیں۔ اور اس مقصد کو عملی جامہ پہنا کر انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں فتح کا تاج آپ کے سر پر ہوگا اور خدا آپ کی مدد کریگا کیونکہ یہ وہ کام ہے جس کے لئے خدا کے پاک اور برگزیدہ بندوں نے تکلیفیں اٹھائیں۔ مصیبتیں سہیں۔ اب تو بفضل خدا وہ دقتیں نہیں وہ دشواریاں نہیں۔ تبلیغ اسلام کرنے پر نہ کوئی مار سکتا ہے نہ گالی دے سکتا ہے۔ گورنمنٹ انگریزی کا قانون مذہبی آزادی باعث نعمت ہے۔ اگر آپ اس آزادی کے زمانہ میں بھی اس ضروری کام کو انجام نہ دینگے تو یقیناً اسی نعمت آزادی کی بابت قیامت کو آپ سے سوال ہوگا اور ان بے شمار بے خبر ہندوؤں کو تبلیغ نہ کرنے پر آپ

* قوم میں جوش پیدا کرنے کا ذریعہ یہی جلسہ ہوتا ہے اس لئے جو کچھ خرچ ہوتا ہے اُس کا فائدہ بھی مل جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

صاحبان سے بازپرس ہوگی۔ غور تو کیجئے کہ عیسائی پادری صاحبان اپنے مذہب کی اشاعت میں کس قدر کوشاں ہیں گاؤں درگاؤں گلی درگلی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں چماروں اور بھنگیوں تک کو جمع کرکے اخلاق و مروت کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں باوجود ناکامی کروڑوں روپے اس مد پر برباد کرتے ہیں لیکن کیا مجال کہ ہمت ہاریں حضرات اگر آپ اپنے سب سے ضروری فرض کو محسوس کرکے دلی کوشش کرتے تو آج ہندوستان میں مسلمین کی مردم شماری بجائے سات کروڑ کے بیس کروڑ تو ضرور ہوتی۔ دیکھئے تو سہی یورپ کے لوگ کس قدر ہوشیار ذی علم اور فلاسفر ہیں مگر لنڈن میں خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب نے تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا تو آج تک کتنے لائق فائق اصحاب دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں سچ ہے فی الحرکۃ برکۃ پس خدا کے لئے اب آپ کمربستہ ہوجائیں اور اس کام کا بیڑا اُٹھالیں جس کی صورت یہ ہے سمع خراشی کی معافی چاہتا ہوں اور یہ ضروری تجویز پیش کرتا ہوں کہ تبلیغ اسلام پر دو طرح پر ہونی چاہئے۔

(الف) تقریری طور پر تبلیغ ہونی چاہئے۔

(۱) کانفرنس کے سرمایہ میں جس قدر گنجائش ہو اُس کے موافق صرف کفار کی تبلیغ کے لئے واعظ مقرر کئے جانے چاہئیں اور اُن کا یہ فرض ہو کہ وہ قصبات و دیہات میں دورہ کریں اور ہندوؤں کو خوش اخلاقی اور نرمی کے ساتھ تبلیغ کریں اور اسلامی اصول کی خوبیوں کو مدلل مفصل سمجھادیں

(۲) واعظ اپنے قیام و طعام کا بار کسی دوسرے پر نہ ڈالیں۔

(۳) واعظین کو کانفرنس کی طرف سے ایک خیمہ ملے جس میں وہ قیام کریں۔

(۴) کھانا پکانے اور اس کے انتظام کرنے کے لئے کانفرنس سے واعظین کو ایک ملازم ملنا چاہئے۔

(۵) دو دو واعظ ایک ساتھ کام کریں اور ایک گاؤں یا قصبہ میں کم از کم ایک ہفتہ قیام کریں۔ اور اگر بہتری اور حصول مقصد کی امید ہو تو اس سے بھی زیادہ قیام ہونا مناسب ہے۔

(۶) واعظ ایسے ہوشیار اور لائق و واقف ہوں کہ کسی جگہ اگر کوئی لکھا پڑھا ہندو اسلام پر معترض ہو تو اُس کے اعتراضات کا عقلی طور پر باحسن طریق جواب دیں اور دیگر مذاہب کا بطلان عقلی طور پر نہایت خوبی و نرمی سے ثابت کر دکھائیں۔ ایک تو تبلیغ کی یہ تجویز ہے۔

(ب) دوسرا طریقہ تبلیغ اسلام کا تحریری ہے

(۱) اخبار اہلحدیث کے ساتھ ہفتہ وار یا ماہوار ایک چوورقہ شائع ہو جس کا نام دعوت الحق ہونا چاہئے۔

(۲) دعوت الحق میں سلسلہ وار ہر ایک اسلامی اصول اور اسلامی احکامات کی عقلی دلائل سے خوبی اور دیگر مذاہب پر فوقیت ثابت کیجاوے۔

(۳) دعوت الحق میں حضور فخر الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ و اوصاف جمیلہ اور آپ کے صحابہ کے اخلاق و عادات آپ کی صحبت کا اثر بیان کیا جاوے۔

(۴) دعوت الحق میں یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے مسلم بننے کی کیفیت کہ کس طرح مسلم بنے آیا بزور شمشیر جیسا کہ مخالفین کہتے ہیں۔ یا اوصاف اسلامی و اخلاق نبوی کی وجہ سے مسلم بنے سلسلہ وار درج ہوا کرے۔ آخر میں ہر ایک غیر مسلم فرقہ کا نام لیکر دعوت اسلام دیجاوے۔ دعوت الحق کے دو ورق تو ان ضروری مضامین کیلئے ہوں۔

(۵) کہیں دعوت الحق کے دو ورق پر غیر مسلم مذاہب کی تنقید ہوا کرے۔ اور نمبر وار ہر ایک مخالف مذہب مثلاً عیسائی، آریہ، جینی، دیوسماج، سناتن دھرم وغیرہ وغیرہ کے ہر ایک اصول اور مذہبی ہدایات پر مدلل طریقہ اور عقلی دلائل سے جرح کیجاوے اور ہر ایک مذہب کا خلاف عقل اور شرک سے مملو ہونا تہذیب اور شائستگی سے ثابت کیا جاوے اور اس معاملہ میں غازی محمود صاحب کی وسیع معلومات کو ضرور حاصل کیا جاوے۔ امید ہے غازی صاحب بخوشی اس خدمت کو قبول فرماویں گے۔ اس مضمون کے بعد بھی ہر ایک مخالف مذہب کو اسلامی دعوت دیجاوے

(۶) دعوت الحق کے پرچے واعظین کو بھی دئیے جاویں تاکہ وہ اپنے دورہ میں لکھے پڑھے غیر مسلموں میں تقسیم کردیں۔

(۷) خریداران اخبار اہل حدیث کو ہدایت کیجاوے کہ وہ دعوت الحق کے چوورقہ کو اپنی ملکیت نہ سمجھیں بلکہ غیر مسلموں کی امانت سمجھیں اور فوراً اپنے قصبہ کے پڑھے لکھے ہندوؤں کو دیدیں۔ ہاں اگر دعوت الحق کے پرچے اپنے پاس جمع کرنا چاہیں تو کانفرنس سے قیمتاً خریدیں۔

(۸) دعوت الحق میں مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات بھی ضرور دئے جائیں اور یہ کام جناب فاضل شیر اسلام مولانا ابوالوفا صاحب امرتسری کے سپرد کیا جاوے ؏

یہ بھی نہ صرف میری بلکہ خدائی تجویز۔ اس تجویز کو پاس کرکے عمل کرنا آپ حضرات کا کام ہے۔ جو کچھ خدا نے میرے دل میں ڈالا میں نے عرض کردیا آئندہ اختیار بدست مختار۔ اگر آپ حضرات اس تجویز کو عملی جامہ پہنائیں گے تو دارین میں اس کے فوائد بھی مشاہدہ فرمالیں گے ورنہ بصورت عدم تسلیم رب العزت آپ سے خود دریافت فرمائیگا لیکن بلا خوف تردید یہ ضرور کہونگا کہ اگر اہلحدیث کانفرنس نے تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا تو یہ کانفرنس لا ریب ایک مفید بابرکت بلکہ روحانی مجلس ہے۔ ورنہ ہیچ۔ اگر خدا کی مدد سے یہ تجویز پاس ہوگئی تو اس کا کل انتظام جو میرے دل میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ عرض کردونگا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

بالآخر جناب شیر اسلام مولانا المکرم مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری اہل حدیث کانفرنس کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے اخبار گوہر بار میں اس مضمون کو درج فرمادیجئے۔

(محمد حبیب الرحمان کفاہ المنان حسین پور ضلع سلطانپور ناگنجی)

؏ میں تو پہلے ہی کالموں کی کثرت کو دبا ہوا ہوں مزید کی گنجائش نہیں آہ گنجا وانند حال ما سبکساران ساحلہا (ابوالوفاء)

AsliAhleSunnet.com

بقیہ ابطال قدامت سلسلۂ دُنیا

(از مولوی محمد انصاری صاحب)

رہا یہ امر کہ قبل از پیدائش عالم یا دنیا کی ترکیب دینے سے پہلے وہ کیا کرتا رہا (جیسا کہ سوامی جی تحریر فرماتے ہیں کہ مسلمان لوگ دنیا کی پیدائش سات آٹھ ہزار برسوں سے بھی کم بتلاتے ہیں کیا اس سے پیشتر خدا نکما بیٹھا رہا تھا؟ اور کیا قیامت کے پیچھے بھی نکما رہے گا؟ (ستیارتھ ص۴۹۲) ہمیں اس کے دریافت اور جستجو کی ضرورت نہیں - ہمارا ناقص فہم دونوں کے سمجھنے سے قاصر ہے - ہمارا تو یہی اعتقاد ہے کہ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

نیز بحسب اعتقاد آریہ دوستوں کے لاکھوں اور کروڑوں بلکہ بے حساب اور بے شمار پرلے گزر چکے ہیں اور آئندہ بے حساب اور بے شمار پرلے گزرا کرینگے اور ہر ایک پرلے (یعنی دنیا کے حالت فنا میں رہنے) کا زمانہ حسب ارشاد سوامی جی چار ارب بتیس کروڑ برسوں کا ہوتا ہے (دیکھو حاشیہ ستیارتھ ص۱۹۹) لہٰذا ہمارے آریہ دوستوں کو بالضرور بتانا چاہئے کہ ہر ایک پرلے کے زمانہ میں چار ارب ۳۲ کروڑ برسوں تک (یعنی باوجود ازلی صفات خالقیت اور رازقیت وغیرہ رکھنے کے بھی اس قدر دراز مدت تک) وہ کیوں صفات مذکورہ بالا* سے معطل اور بے کار (اور بقول سوامی جی نکما) بیٹھا رہتا ہے - اور اس پر بیکار اور نکما بیٹھنے کا الزام کیوں نہیں عاید ہو سکتا - کیا یہ اپنا مسلمہ ہے اس لئے - بہر حال اگر پرلے کے زمانہ میں باوجود صفات خالقیت اور رازقیت رکھنے کے بھی وہ معطل اور بے کار رہنے کے الزام سے بری ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ قبل از پیدائش عالم وہ اس الزام سے بری نہ سمجھا جاوے بلکہ اپنی مسلمہ کے بنا پر یہ ضرور سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ وہ ہر ایک پرلے کے زمانوں میں کیا کرتا ہے یا آئندہ پرلے کے زمانوں میں کیا کریگا وہی قبل از خلق دنیا کے بھی کرتا رہا ہوگا اور قیامت کے پیچھے بھی وہی کرتا رہیگا۔

دلیل سوم - یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ فاعل اور مفعول (یا نتیجہ فعل) تینوں ایک ہی وقت سے نہیں ہو سکتے - اور علت و معلول - صانع و مصنوع اور خالق و مخلوق کا ایک ہی زمانہ نہیں ہو سکتا پس دنیا کا دور و تسلسل اگر تسلیم بھی کر لیا جاوے تب بھی تب بھی دنیا کا سلسلہ ازلی نہیں ہو سکتا - کیونکہ دنیا کا دور و تسلسل پرمیشور کے اختیاری فعل کا ایک تسلیم کیا ہوا نتیجہ ہے - اور نتیجہ فعل و فاعل - علت و معلول - صانع و مصنوع اور خالق و مخلوق کے درمیان تقدم و تاخر زمانی لازم ہے جو حدوث اور غیر ازلیت کی نہایت واضح اور روشن دلیل ہے -

دلیل چہارم - چونکہ اس دور و تسلسل کا ہر ایک حصہ اور فرد (یعنی دنیا) بذات خود فانی اور حادث ہے اس لئے اس کے تمام حصے اور افراد بھی حادث اور فانی ہی ہونگے - اور اُن کا مجموعہ بھی حادث اور فانی ہوگا - مثلاً صفر - صفر - صفر - جہاں تک چاہو لکھتے ہوئے چلے جاؤ - نتیجہ صفر ہی ہوگا - محدود کی مجموعی مقدار بھی محدود ہی ہوتی ہے - اسی طرح حادث اور غیر ازلی کی مجموعی مقدار بھی حادث اور غیر ازلی ہی ہوگی - غیر ازلی کی مجموعی مقدار سے ازلیت کو ثابت کرنا گویا خاموشی کے ساتھ نیستی سے ہستی کو تسلیم کر لینا ہے!

دلیل پنجم - سوامی جی کا ارشاد ہے کہ ایک تل کے دانہ سے تھوڑا سا تیل نکلتا ہے اس لئے بہت سے تلوں کا تیل بہت سا نکلتا ہے - ایک قطرہ پانی میں بھی ٹھنڈک کسی قدر ہوتی ہے اس لئے بہت سے قطروں کے مجموعے کا فطرتی گن بھی ٹھنڈک ہے (اپدیش منجری صفحہ ۹۶) اور سوامی جی کا مقولہ کلیات آریہ مسافر کے صفحہ ۱۳۲ میں اس طرح مندرج ہے کہ جو کارن (علت) میں گن (اوصاف) ہوتے ہیں وہی کارج (معلول) میں آتی ہیں - جیسے ایک تل کے دانہ میں تیل ہوتا ہے وہ کروڑ دانہ میں بھی برابر ہوتا ہے - لوہے کے ایک ذرہ میں تیل نہیں ہوتا من بھر میں بھی نہیں ہوتا انتہےٰ!

بنابراں ظاہر ہے کہ جب اس دور و تسلسل کے ہر ایک فرد اور حصے میں حدوث اور غیر ازلیت کی صفت موجود ہے تو اُس کا مجموعہ یعنی سلسلۂ کائنات بھی یقیناً حدوث اور غیر ازلیت کی صفت سے خالی نہیں رہ سکتا -

دلیل ششم - سوامی جی نے ستیارتھ کے ص۵۵۲ و ص۵۶۱ اور بھومکا کے ص۲۶ میں دور و تسلسل کو باطل و ناجائز قرار دیا ہے جب کہ دور و تسلسل خود ہی حسب تسلیم سوامی جی باطل ہے تو سلسلہ دنیا کی ازلیت جو اُس کے ذریعہ سے ثابت کی جاتی ہے وہ کیونکر باطل نہ قرار پاویگی -

دلیل ہفتم - پنڈت لیکھرام جی کا اول** علوم متعارفہ ہے کہ جو چیز جہاں نہوتی ہے وہی وہاں سے برآمد ہوتی ہے - چونکہ سلسلۂ دنیا کے ہر ایک حصہ اور فرد میں غیر ازلیت اور حدوث کی صفت مسلمہ سماج ہے اس لئے حسب علوم متعارفہ اول اس کو سلسلہ سے بھی حدوث اور غیر ازلیت کے سوا کوئی دوسری چیز برآمد نہیں ہو سکتی -

دلیل ہشتم - دوسرا علوم متعارفہ ہے کہ جو چیز جہاں نہیں ہوتی وہ وہاں سے برآمد نہیں ہوتی - چونکہ سلسلۂ دنیا کے ہر ایک فرد اور حصے میں ازلیت نہیں ہے اس لئے دوسرے علوم متعارفہ کی بنا پر اس کے سلسلہ کے اندر سے ازلیت کسی طرح برآمد نہیں ہو سکتی - بہر حال سلسلۂ دنیا کے ہر ایک فرد اور حصوں میں غیر ازلیت اور حدوث کو تسلیم کرنا اور انہیں افراد اور حصوں سے مرکب سلسلہ میں نہ صرف ازلیت کا ماننا بلکہ اس کی بابت گمان اصرار - گویا نیستی سے ہستی کا برآمد ہونا بسر و چشم مان لینا ہے -

دلیل نہم - نواں علوم متعارفہ ہے کہ صفت

---

* کیونکہ پرلے میں تمام جیو نکمے پڑے رہتے ہیں (ستیارتھ ص۲۲۲)

* سوامی جی کا ارشاد ہے کہ بھلا فاعل کے بغیر کوئی فعل اور فعل کے بغیر کوئی نتیجہ فعل جہان میں ہوتا دکھلائی دیتا ہے (ستیارتھ ص۵۵۱ و ص۵۵۱) مؤلف عفی عنہ

** کلیات ص۲۳۲

سے نواں علوم متعارفہ آریہ دوستوں کو بالضرور

AsliAhleSunnet.com

اپنے موصوف سے جدا نہیں ہو سکتی۔ (کلیات صفحہ ۲۳۲) جبکہ یہ مسلم ہے کہ سلسلہ دنیا کے تمام افراد اور حصے حدوث اور غیر ازلیت کی صفت کے ساتھ موصوف ہیں تو سلسلہ دنیا کے احاطہ میں آنے کے بعد یہ صفت اپنی افراد سے کیونکر جدا اور علیحدہ ہو سکتی ہے اور جدا نہ ہونے کی صورت میں سلسلۂ دنیا کے اندر بھی غیر ازلیت کی صفت بالضرور باقی اور موجود رہیگی۔ لہذا اس علوم متعارفہ کی بنا پر بھی سلسلۂ دنیا حادث اور غیر ازلی ہی قرار پائیگا۔

دلیل دہم۔ سوامی جی کا ارشاد ہے کہ معلول میں ہمیشہ علت کی خاصیت رہتی ہے (ستیارتھ صفحہ ۵۵۲ و صفحہ ۲۹) یہ ظاہر ہے کہ سلسلۂ دنیا معلول ہے اور اس کے تمام افراد اور حصے اس سلسلہ کی علت ہیں اور سلسلہ کی علت یعنی افراد اور حصول میں حدوث اور غیر ازلیت کی خاصیت موجود ہے اس لئے بموجب مسلمۂ مندرجہ بالا معلول میں بھی یہی غیر ازلیت اور حدوث کی خاصیت ضرور موجود ہونی چاہیئے۔ لہذا معلول یعنی سلسلۂ دنیا بھی حادث اور غیر ازلی ہے۔

دلیل یازدہم۔ سوامی جی کا ارشاد ہے کہ معلول ازلی نہیں ہوتا ہے (ستیارتھ صفحہ ۲۹۰) چونکہ سلسلۂ دنیا معلول ہے (دیکھو دلیل دہم) ہذا سلسلۂ دنیا ازلی نہیں بلکہ حادث اور غیر ازلی ہے۔

دلیل دوازدہم۔ پنڈت درشنانند نے اپنے رسالہ ایشور وچار میں نہایت زوروں کے ساتھ اس اصول کو پیش کیا ہے کہ جو طاقت متفرق اجزا میں نہ ہو وہ مرکب میں بھی نہیں ہو سکتی۔ چونکہ سلسلۂ کائنات کے متفرق اجزا یعنے ہر ایک دنیا اور میں بحسب تسلیم آریہ دوستوں کے ازلیت کی طاقت نہیں۔ اس لئے اس کے مرکب یعنی سلسلۂ کائنات میں بھی ازلیت کی طاقت نہیں ہو سکتی بنابریں سلسلۂ کائنات بھی غیر ازلی اور حادث ہی ہوگا۔

دلیل سیزدہم۔ دنیا کا سلسلہ ازلی اور قدیم کہنا یعنی جس کا کوئی آغاز نہیں صریح باطل ہے۔ کیونکہ جس کی ابتدا ہی نہ ہو اس کا فاعل اور خالق بھی کوئی نہیں ہو سکتا۔ آریہ دوستوں کیلئے مادہ اور روح اس کی زندہ مثال ہے۔ ان کے نزدیک یہ دونوں ازلی ہیں اس لئے ان کے بابت ان کا مقولہ ہے کہ ان کا کوئی خالق نہیں بلکہ یہ خود بخود ہیں جب سے پرمیشور تب سے یہ دونوں۔ اور سلسلۂ دنیا کا خالق چونکہ حسب تسلیم آریہ دوستوں کے پرمیشور ہے اس لئے یہ غیر ازلی اور حادث ہے۔ ایک ہی چیز کے مخلوق اور ازلی ہونے کی کوئی مثال روئے زمین پر اگر موجود ہو تو آریہ دوست بالضرور اس کو پیش کریں۔

دلیل چہاردہم۔ ازلی اور قدیم یعنی جس کا آغاز نہیں۔ اس کی کوئی علت بھی نہیں ہو سکتی۔ لیکن سلسلۂ دنیا کی علت فاعلی حسب اعتقاد آریہ دوستوں کے چونکہ پرمیشور ہے لہذا سلسلۂ دنیا غیر ازلی اور حادث ہے۔

دلیل پانزدہم۔ سوامی جی کا ارشاد ہے کہ اجتماع ضدین اور جمع بین النقیضین دونوں باطل ہیں (ستیارتھ صفحہ ۶۹۳ و صفحہ ۶۹۴) مخلوق و ازلی کے درمیان یقیناً اجتماع ضدین و جمع...... بین النقیضین ہے۔ کیونکہ اگر سلسلۂ دنیا ازلی ہے تو اس کا کوئی خالق نہیں ہو سکتا اس لئے کہ ازلی خود بخود ہوتا ہے۔ اور اگر پرمیشور کا مخلوق ہے تو ازلی نہیں کیونکہ مخلوق کی عقلاً ابتدا ہوا کرتی ہے اور ازلی کی ابتدا نہیں ہوتی۔

آریہ دوستو۔ اگر سیاہ و سفید۔ دن اور رات بینا و نابینا۔ عورت و مرد وغیرہ آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں تو سلسلۂ دنیا کے ازلی ہونے اور پرمیشور کا اس کا خالق اور علت فاعلی ہونے کے درمیان بھی یقیناً صریح ضد ہے۔ الغرض سلسلۂ دنیا کو ازلی ماننا اور اس سلسلہ کا علت فاعلی پرمیشور کو قرار دینا بالضرور اجتماع ضدین اور جمع بین النقیضین کو باطل نہیں بلکہ حق ماننا ہے۔ مادہ اور روح کی بابت تو یہ گہر افشانی فرمائی جاتی ہے کہ یہ دونوں قدیم اور ازلی یعنے غیر مخلوق ہیں۔ اور جب سے پرمیشور تب سے یہ دونوں (پرمیشور اور ان دونوں کی عمروں میں ایک سکنڈ کے کروڑویں حصہ کے برابر بھی بڑائی اور چھوٹائی نہیں) اور سلسلۂ دنیا کی قدامت اور ازلیت تسلیم کرنے کے باوجود پرمیشور کو اس کا خالق اور سلسلۂ دنیا کو مخلوق کہنا۔ اور مادہ و روح و سلسلۂ دنیا تین قدیموں میں سے روح و مادہ دو کو غیر مخلوق اور سلسلۂ دنیا کو مخلوق قرار دینا وغیرہ امور نہایت ہی تعجب خیز منطق اور بہت ہی حیرت انگیز لاجک ہیں۔

دلیل شانزدہم۔ جبکہ حسب تسلیم سوامی جی دنیا کا نمت کارن یعنی علت فاعلی پرمیشور ہے اور علت مادی مادہ (ستیارتھ صفحہ ۲۸۲) تو جتنی ہی گزشتہ دنیائیں فرض کی جائیں۔ اگرچہ ان کی تعداد لاکھوں اور کروڑوں نہیں بلکہ مہاسنکھ سے بھی زائد کیوں نہوں۔ ان میں سے ہر ایک کی علت فاعل پرمیشور ہی کی ذات قرار پائیگی اور ہر ایک دنیا کو ترکیب و اتصال کے ساتھ حادث کرنے والا پرمیشور کا فعل ہی ہوگا اور ترکیب و اتصال کے فعل کیلئے ایک مخصوص زمانہ بھی بالضرور ہوگا۔ جس سے پیشتر ترکیب* و اتصال کی وہ خاص حالت اور ہیئت نہ رہی ہوگی۔ اس لئے ہر ایک دنیا حادث ہی کے دائرے کے اندر رہیگی۔

بہر حال جب تک پرمیشور دنیا کا علت فاعلی رہیگا اور دنیا کی ترکیب و اتصال کے ساتھ پرمیشور کے فعل کا تعلق رہیگا اور دنیا اس علت فاعلی کی معلول

*سوامی جی کا ارشاد ہے کہ انفصال کے بغیر اتصال ہو ہی نہیں سکتا۔ (ستیارتھ صفحہ ۵۵۲) مولف عفی عنہ

مسلم ہے لیکن چار ارب ۳۲ کروڑ برسوں (یعنی پرلے کے زمانہ میں ایشور کی صفت خلاقی و رزاقی اور روحوں کو تناسخ کے چکر میں ڈال کر سزا و جزا دینی وغیرہ کی صفات اور روح کی ۲۴ ذاتی صفتیں بالکل جدا ہو جاتی ہیں۔ کیا ان دونوں کی صفات مع نویں علوم متعارفہ کے سب پرلے کے چکر میں آ جاتی ہیں اسی وجہ سے ان کا کوئی اثر نہیں رہتا ہے ورنہ ایسے مہرشی کا بنایا ہوا علوم متعارفہ غلط کیونکر ہو سکتا ہے۔

(مولف عفی عنہ)

(موسوم اسلام اور آریہ) نمبر (۳۷)

AsliAhleSunnet.com

رہے گی اس وقت تک سنکھوں بلکہ بے شمار دنیاؤں کے افراد میں سے ایک فرد بھی قدیم اور ازلی نہ ہو سکے گا۔ اور جب کہ ہر ایک دنیا خود حادث ہے تو اس کا سلسلہ کس طرح قدیم ہو سکتا ہے سلسلہ تو کوئی دوسری چیز نہیں جو قدیم کہا جاوے فی الجملہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ ترکیب و اتصال کی وجہ سے نہ صرف موجودہ بلکہ ہر ایک دنیا تو حادث اور غیر قدیم قرار دی جاوے اور اس کا سلسلہ جو اسی سے مرکب ہے ازلی اور قدیم ٹھیرایا جاوے۔ سماج کا بڑے سے بڑا فلاسفر اس امر کو کروڑ مہا پرلے تک بھی نہیں ثابت کر سکتا۔ کہ کسی سلسلہ کے تمام افراد تو حادث اور غیر قدیم ہوں لیکن خود وہ سلسلہ ازلی اور قدیم ہو۔ البتہ دنیا اور سلسلۂ دنیا اور پرمیشور کے درمیان جو علت فاعلی اور معلوم ہونے کا واسطہ ہے اُس کو اور نفس دنیا کی ترکیب اتصال وانفصال کے تعلقات کو درمیان سے اُٹھا دینے کے بعد ہمارے آریہ دوست مادہ و روح کے مانند دنیا اور اس کے سلسلہ کو بھی ازلی کہہ سکتے ہیں۔ دنیا اور اُس کے سلسلہ کا پرمیشور کو علت فاعلی اور اُس کے سلسلہ کو مفعول اور معلول تسلیم کرنے کے بعد بھی اس کو ازلی کہنا ہمارے دوستوں کی خوش فہمی کی کامل دلیل ہے۔

دلیل ہفدہم۔ سوامی جی کا ارشاد ہے کہ جو ترکیب سے پیدا ہوئی چیز ہے وہ ازلی کبھی نہیں ہو سکتی۔ (ستیارتھ صفحہ ۳۰۲) یہ ظاہر ہے کہ حسب اعتقاد آریہ دوستوں کے بہت سی دنیاؤں کی ترکیب سے پیدا شدہ چیز کا نام سلسلۂ دنیا ہے و بس لہذا اس مسئلہ اصول کی رو سے بھی سلسلۂ دنیا ازلی نہیں ہو سکتا۔

دلیل ہیژدہم۔ سوامی جی کا آدرش ہے کہ جو اتصال سے پیدا ہوتا ہے وہ ازلی و ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔ (ستیارتھ صفحہ ۵۵) اس میں شک نہیں

دلیل نوزدہم۔ سوامی جی کا فرمان ہے کہ اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے کیونکہ انفصال کے بغیر اتصال ہو ہی نہیں سکتا۔ (ستیارتھ ۵۵۲)

یہ امر روز روشن سے بھی زیادہ واضح ہے کہ بہت سی دنیاؤں کے باہمی اتصال کا نام سلسلۂ دنیا ہے اور اتصال سے قبل حسب ارشاد سوامی انفصال کی حالت میں یہ سلسلہ تھا لہذا بموجب اصول ہذا سلسلۂ دنیا کی بھی ابتدا ضرور ہوئی اور جس چیز کی ابتدا ہوتی ہے وہ ازلی کبھی نہیں ہو سکتی۔

دلیل بستم۔ سوامی جی کا ارشاد ہے کہ جو مذہب دوسرے مذہبوں کو کہ جن کے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلادے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے اُس سے بڑھکر جھوٹا اور کون مذہب ہو سکتا ہے (ستیارتھ صفحہ ۶۹۴)

یہ ظاہر ہے کہ سلسلۂ دنیا کو غیر قدیم اور حادث کہنے والے تمام یہودی، تمام عیسائی اور تمام مسلمان وغیرہ ہیں جن کی تعداد ہزاروں اور کروڑوں سے کم نہیں اور سلسلۂ دنیا کی غیر قدامت کی بابت ان کا مستحکم اعتقاد ہے۔ اگر سوامی جی اور آریہ دوست مندرجہ بالا ہزاروں اور کروڑوں آدمیوں کے اعتقاد مندرجہ بالا کو جھوٹا بتلاویں اور اپنے (ہی اعتقاد یعنے قدامت دنیا) کو سچا ظاہر کریں تو اس مقولہ کی بنا پر اُن سے بڑھکر جھوٹا اعتقاد اور مذہب کسی دوسرے کا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر بموجب اس مقولہ کے مسلمان وغیرہ اپنے اس اعتقاد اور مذہب میں سچے ہیں تو دل ماشاد و چشم ما روشن۔ اس صورت میں سلسلۂ دنیا کی قدامت کو یقیناً خیر باد کہنا ہوگا ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(باقی دارد)

گوشت خوری

(منشی محمد داؤد صاحب از سنبل ضلع مراد آباد)

اکثر میرے سماجی دوست کہا کرتے ہیں کہ گوشت خوری بر اصل ہے اہل اسلام اور عیسائی صاحبان اس کو قطعی ترک کردیں پس اسلئے میں سماجی دوستوں کی ہی معتبر کتب سے گوشت خوری کی تعلیم پیش کرتا ہوں تاکہ آئندہ گوشت خوری پر سماجی دوست اعتراض نہ کر سکیں ثبوت ملاحظہ ہو۔ سنئے:۔

مچھلی کے گوشت سے دو مہینہ تک اور ہرن کے گوشت سے تین مہینہ تک اور بھیڑ کے گوشت سے چار مہینہ تک اور پرند جانور کے گوشت سے پانچ مہینہ تک پتر آسودہ رہتے ہیں۔ (منوسمرتی باب ۳ فقرہ ۲۶۸)

اور سنئے:۔

بکرا کے گوشت سے چھ مہینہ تک۔ چتر مرگ کے گوشت سے سات مہینہ تک۔ ایین (نام ہرن) کے گوشت سے آٹھ مہینہ تک۔ رورو (نام ہرن) کے گوشت سے نو مہینہ تک پتر آسودہ رہتے ہیں۔ (منوسمرتی باب ۳ فقرہ ۲۶۹)

اور سنئے:۔

جنگلی سور یا بھینسا کے گوشت سے دس مہینہ تک اور خرگوش یا کچھوے کے گوشت سے گیارہ مہینے تک (منوسمرتی باب ۳ فقرہ ۲۷۰)

اور سنئے:۔

گئو کے دودھ سے یا اُس دودھ کی کھیر سے ایک برس تک۔ اور ایسا بکرا جس کے دونوں کان پانی پیتے وقت پانی کو چھوئیں اور جس کی اندری چھین ہو اُس کے گوشت سے ۱۲ برس تک (منوسمرتی باب ۳ فقرہ ۲۷۱)

اور سنئے:۔

کال شاک اور مہا سلک (ایک قسم کی مچھلی) اور گینڈا اور لال بکرا ان سب میں سے کسی کا گوشت دینے سے اور مدھ اور تنی سے بے انتہا برس تک۔ (منوسمرتی باب ۳ فقرہ ۲۷۲)

اور سنئے:۔

دیوتوں کو دان دئے بغیر مانس بھکش نہ کرے (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۷)

اور سنئے:۔

ایک کھر والے جانور باستثنا اُن کے جو شاستر میں کھانے کے لائق کہے گئے ہیں (منوسمرتی

فاتصال سے پیدا شدہ چیز کا نام سلسلۂ دنیا ہے اس لئے بموجب اصول مذکورہ بالا سلسلۂ دنیا ازلی و ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔

AsliAhleSunnet.com

باب ۵ فقرہ ۱۱)

اور سنیئے :-

پانچ ناخن والوں میں سامی گوہ ساہی گینڈا کچھوا کہرہا کھانے کے لائق ہیں اور اونٹ چھوڑکر ایک طرف دانت رکھنے والے علاوہ اُن کے جن کی ممانعت ہے کھانے کے لائق ہیں۔ (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۱۸)

اور سنیئے :-

یگیہ کے واسطے اور نوکروں کے کھانے کے واسطے اچھے ہرن اور اور پکشی (پرند) مارنا چاہیئے اگست رشی نے اگلے زمانہ میں ایسا کیا ہے (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۲۲)

اور سنیئے :-

اگلے زمانہ میں رشیوں نے یگیہ کیلئے کھانے کے لائق ہرن اور پکشیوں کو مارا ہے (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۲۳)

اور سنیئے :-

شاستر کی بدھ سے جو مانس شدھ ہے اسکو جو آدمی نہیں کھاتا وہ پرلوک میں اکیس جنم تک پشو ہوتا ہے (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۳۵)

اور سنیئے :-

اور ہمیشہ شاستر کے موافق رہکر منتر سے سنسکار کیئے ہوئے مانس کو کھایا کرے۔ (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۳۶)

اور سنیئے :-

شری برہما جی نے آپ سے آپ یگیہ کیواسطے پشو کو پیدا کیا اس لئے یگیہ میں جو بدھ یعنی قتل ہوتا ہے وہ بدھ نہیں کہلاتا۔ (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۳۹)

اور سنیئے :-

اَن پشو درخت پرند کچھوا وغیرہ یہ سب یگیہ کے واسطے مارے جانے سے اُتم ذات کو دوسرے جنم میں پلٹتے ہیں (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۴۰)

اور سنیئے :-

ایسے کرموں میں پشو کو مار کر وید کے اصل مطلب کو جاننے والا برہمن آپ کو اور اس پشو کو اُتم گت کو پہنچاتا ہے (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۴۲)

اور سنیئے :-

مدوپرک یگیہ دیوکرم پترکرم ان میں پشو کو مارنا چاہیئے (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۴۱)

اور سنیئے :-

جماع کے وقت عورت کا منہ پھل گرانے میں پرند دودھ دوہتے وقت بچھڑا ہرن پکڑنے میں کتا پاک ہیں (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۱۳۰)

اور سنیئے :-

کتا و شیر و باز و شکاری لوگوں کے مارنے سے جو مانس تیار ہوتا ہے اس مانس کو منو نے پاک بتلایا ہے (منوسمرتی باب ۵ فقرہ ۱۳۱)

ملاحظہ کیجیئے ہندوستان کے روشن چراغ اور ہندو قوم کے فخر اور منور آفتاب مسٹر آر سی دت نے اپنی مشہور کتاب "قدیم ہندوستان" میں یہ رائے ظاہر کی ہے :-

وید کے زمانہ میں دہرماتما دیندار ہندو گائے کا گوشت کھانے میں کسی قسم کی ضد یا کراہت نہ کرتے تھے۔ (وید کا دور صفحہ ۵۴)

اور سنیئے :-

ہر روز دو ہزار گائے رنتی دیو راجہ ذبح کیا کرتا تھا اور رشی منی اُس کے ہاں بھوجن پایا کرتے تھے اور وہ راجہ بعد مرنے کے سُرگ (جنت) میں گیا۔ مہابھارت بن پرب ادھیائے (۲۰۷)

اور سنیئے :-

وشنو پران مطبوعہ بنگباسی سمت ۱۹۵۶ صفحہ ۲۱۳ و صفحہ ۲۱۴ پر لکھا ہے کہ گو مانس سے پتر لوگ گیارہ ماہ تک ترپت رہتے تھے چنانچہ شوپران ادھیائے ۶۳ میں کوشک کے پتر گرگ رشی کے شاگردوں کا شرادہ میں مانس کھانے کا ذکر آتا ہے اسی طرح وشنو سنگتا ادھیائے ۸۰ میں مختلف دیوتاؤں یا پتروں کے نام پر مختلف جانوروں کی قربانی اور اُن کے مانس سے اُن اُن دیوتاؤں یا پتروں کا مختلف عرصہ تک ترپت رہنا بتایا گیا ہے دیکھو اخبار مسافر آگرہ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۹ جس میں تحریر ہے کہ پُرانوں میں مانس بھکشن کی تعلیم موجود ہے؛ پس

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

(محمد داؤد از سنبل)

مذاکرہ علمیہ[11]

(مورخہ ۲۰ رجمادی الثانی)

ازمولوی عبید اللہ صاحب ولد مولانا عبد السلام صاحب مبارکپوری

علامہ ابن حزم[عه] متوفی ۴۵۶ ہجری کا دعویٰ ہے ان السموات هی الجنات (یعنی آسمان یہ خود جنت ہیں) اس دعوی پر جو دلیل[عه] پیش کرتے ہیں وہ انہی کی عبارت میں منقول ہے اور وہ دو صحیح مقدموں پر مبنی ہے۔ پہلا مقدمہ یہ ہے :-

وقد صح الاجماع والنص علی ان ارواح الانبیاء صلوٰۃ اللّٰہ علیهم اجمعین فی الجنة وکذالك ارواح الشهداء فی الجنة	اجماع امت اور نص دونوں صحیح ہیں اس بات میں کہ انبیاء علیہم السلام کی روحیں جنت میں ہیں اور شہداء کی روحیں بھی جنت میں ہیں

دوسرا مقدمہ یہ ہے :-

واخبر صلی اللّٰہ علیه وسلم انه رآهم لیلة اسری به فی السموات سماءً سماءً آدم فی سماء الدنیا وعیسی ویحیی فی الثانية ویوسف	اور آپ نے خبر دی (دیکھو حدیث معراج جو تواتر ثابت ہے اگرچہ تواتر معنوی ہی) کہ آپ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شب معراج میں دیکھا ایک ایک کو ایک ایک آسمان میں۔ آدم کو پہلے

عه ولادت ۳۸۴ھ۔

عه دیکھو کتاب الملل والنحل ابن حزم مطبوعہ مصر جلد ثانی علامہ نے اس دلیل کے علاوہ دو شبہات میں ... پیش کی ہیں

AsliAhleSunnet.com

فی الثالثۃ وادریس فی الرابعۃ وھارون فی الخامسۃ وموسیٰ وابراھیم فی السادسۃ والسابعۃ فنص ضرورۃ ان السمٰوات ھی الجنات،

آسمان میں اور عیسےٰ اور یحییٰ کو دوسرے آسمان میں یوسف کو تیسرے آسمان میں ادریس کو چوتھے آسمان میں ہارون کو پانچویں آسمان میں موسےٰ اور ابراہیم کو چھٹے آسمان میں (علیہم صلوٰۃ اللہ اجمعین) لہٰذا اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آسمان ہی خود جنت ہیں؟

وقد قال صلعم ان ارواح الشھداء طیر خضر یعلق فی ثمار الجنۃ،

اور آں حضرت صلعم نے فرمایا ارواح شہداء سبز چڑیوں کے جسم میں ہو کر جنت کے پھلوں میں لٹکے ہیں

ومن المحال الممتنع[ع] الذی لا یظنہ مسلم ان یکون ارواح الشھداء طیورا خضرا فی الجنۃ وارواح الانبیاء فی غیر الجنۃ اذ ھم[ع] اولیٰ بکل فضل ومکان ولا مکان افضل من الجنۃ

اور یہ محال[ع] ہے جسکو کوئی مسلمان گمان نہیں کر سکتا کہ شہداء کی روحیں تو سبز پرندوں کے جسموں میں ہو کر جنت میں ہیں اور انبیاء غیر جنت میں ہوں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فضل و مکان کے بدرجہ اولیٰ مستحق ہیں۔ اور کوئی مکان جنت سے اعلیٰ نہیں

اس دعوے پر اور نیز ان لوگوں کے قول پر جو لوگ جنت کو آسمان پر مانتے ہیں دو شبہے وارد ہیں۔ اہل علم اُسے غور سے ملاحظہ فرمائیں صحیح مسلم میں وارد ہوا۔ ان الفرات والنیل یخرجان من الجنۃ یعنے نیل اور فرات جنت سے نکلے ہیں وفی روایۃ البخاری من اصل سدرۃ المنتھیٰ۔ یعنے سدرۃ المنتہےٰ جو آسمان پر اعلےٰ مقام ہے وہاں سے نکلی ہیں۔ لیکن ان نہروں کا وہاں سے نکلنا اور زمین پر بہنا اگر ایسے ہی ہے جیسے کہساروں کی ندیاں نکلتی ہیں یا زمین سے پھوٹ کر چشمے نکلے ہیں تو اس کے لئے جب تک زمین کا آسمان سے التصاق اور وصل نہو کیونکر سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہ نہریں کیونکر جنت سے یا بلفظ دیگر آسمان سے نکلی ہیں۔ اور اگر خروج کے کوئی دوسرے معنے ہیں تو اسکی تعیین کرنا چاہیئے کہ اُس میں غور کیا جائے۔ یا اس حدیث پر بھی آیہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی یا مثل دیگر احادیث صفات یا آیات صفات کے ہمیں ایمان لانا واجب ہے اور کیفیت سے سوال کرنا بدعت ہے اور اس کے بارے میں بھی ہیں یہ جملہ امام مالکؒ دُہرانا ضرور ہے۔ (حقیقۃ معلومۃ والکیف مجھول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ)

دوسرا شبہہ یہ کہ جنت کو فنا اور نقص نہیں ہے اسی لئے اس کا نام دار الخلد ہے بخلاف ان نہروں کے کہ برابر نقص و فنا ان میں ہوتا ہے کبھی کبھی ان کا نقص کمال کو پہنچ جاتا ہے پھر یہ جنت کی نہریں کیونکر قرار دیجا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ جنت کی چیزیں ایمان والوں کے لئے مخصوص ہیں بخلاف ان نہروں کے کہ ان کا پانی قائلین امام کے لئے و جملہ اشقیاء و کفار کے لئے عام ہے جو سبھی جانتے ہیں۔

(محمد عبید اللہ مبارکپوری عفی عنہ ولد مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری)

ع۔ ایک صحیح مرفوع روایت عام لفظ میں بھی وارد ہوئی اُس لئے اس دلالۃ النص کی ضرورت نہیں نہ اس مقدمہ کے اضافہ کرنے کی حاجت۔ وہ روایت موطا امام مالک میں بایں لفظ آئی ہے نسمۃ المومن طیر یعلق فی شجرۃ الجنۃ حتی یرجعہ اللہ الی جسدہ یوم یبعثہ (عبید اللہ عفی عنہ)

مذاکرہ علمیہ[۱۲]

(مورخہ ۲۰ جمادی الثانی)

اہل اسلام میں منجملہ اور اختلاف کے ایک حلال و حرام کا بھی بہت بڑا اختلاف ہے۔ حالانکہ قرآن مجید کا ارشاد اس بات کا مقتضی ہے کہ اختلاف نہ کرنا چاہیئے۔ اور حدیث شریف کا ارشاد بھی یہی ہے۔ توضیح اس کی اس طرح پر ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَمَا لَکُمْ اَنْ لَا تَاْکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَقَدْ فَصَّلَ لَکُمْ مَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اللہ کا نام لیکر جو چیز ذبح کیجاوے اُس کو ضرور کھالو اسلئے کہ حرام چیزوں کی اللہ نے تمہارے لئے تفصیل کردی ہے اور نیز فرماتا ہے خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا یعنے جو کچھ زمین میں ہے اُسکو اللہ نے تمہارے نفع کے لئے پیدا کیا ہے۔ ان دونوں آیتوں کے ملانے سے ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل ہر چیز میں اباحت ہے یعنی ہر چیز کو حلال سمجھنا چاہیئے فقط جس چیز کے استعمال سے شریعت (یعنی خدا اور رسول کا ارشاد) روکے اُسے چھوڑ دینا چاہیئے اور وہ روکنے والا ارشاد یا تو آیت ہوگی جس کا مضمون صاف طور سے کسی چیز سے روکتا ہو یا ایسی ہی حدیث ہو جو کہ صحیح السند ہو۔ قرآن مجید کی توضیح کرنیوالی حدیث صحیح ہی ہونی چاہیئے جیسے قرآن مجید یقینی الثبوت ہے اسی طرح اُس کی مخصص و مفسر بھی یقینی چیز ہونی چاہیئے۔ ضعیف یعنی مطعون یا مجہول روایت یقینی نہیں ہوتی۔ اسی طرح کوئی قاعدہ علمی بھی دین کے بارے میں اُسی وقت مقبول ہوگا جبکہ کتاب و سنت یا صحیح لغت سے ثابت ہو۔ محض اٹکل ہی قابل سماعت نہیں۔ اور نہ فرضی اجماع اور یہ بات بھی ضرور تسلیم کے قابل ہے کہ بعض چیزیں مشتبہات میں سے ہیں جن سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ لیکن وہ ایسی چیزیں ہیں جن کے حلال ہونیکا بھی ثبوت ملتا ہو اور ایسا ہی حرام ہونے کا بھی۔ اور ترجیح کی صورت معلوم نہو جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے دو مکی سورتوں میں یعنی انعام اور نحل میں اور ایک مدنی سورت میں یعنی سورۃ البقرہ میں حیوانات کی حرمت کو چار چیزوں میں منحصر کر دیا۔ اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ درندوں میں سے ہر کچلی والا اور پرندوں میں سے ہر چنگل والا حرام ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ حدیث ان آیتوں سے بعد آپ نے فرمائی ہے یا پہلے۔ پھر اُس حدیث میں لفظ کل ذی ناب من السباع آیا ہے۔ اس میں معلوم نہیں کہ من بیانیہ ہے یا تبعیضیہ۔ اگر تبعیضیہ مانتے ہیں تو بعض

(نہایت رنج سے اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ جناب مولانا شاہ عبد الحق صاحب طویل علالت کے بعد ۲۷۔ اپریل کو انتقال کر گئے۔ انا للہ مرحوم ایک جامع اوصاف بزرگ تھے۔ آپکا نعم البدل قوم کو ملنا مشکل ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو بخشے۔ ناظرین جنازہ غائب پڑہیں۔ اور دعا کریں۔ مفصل آئندہ)

AsliAhleSunnet.com

ایسے حیوان ماننے پڑتے ہیں جن کو سباع یعنی درندہ مانا جاوے اور کچلی دار نہ ہوں - اور غیر درندے حلال بھی ہوں اور کل ذی مخلب من الطیر جس حدیث میں ہے اُس میں تو من کسی طرح ٹھیک نہیں بیٹھتا کیونکہ اگر من بیانیہ مانا جاوے تو سب پرندے حرام ہوئے جاتے ہیں اور تبعیضیہ مانا جاوے تو مخلب کے معنے سمجھ میں نہیں آتے کیونکہ ہر پرندے کے پنجے کو مخلب کہتے ہیں یہ بات لغت سے ثابت ہے لہذا دواب اور طیور میں سے صرف سباع یعنی شکاری مشتبہ سمجھے گئے - واللہ اعلم

سو علمائے محققین سلمہم اللہ تعالیٰ سے ضروری ایک سوال ہے اُن چند آدمیوں کے بارہ میں جنہوں نے ایک شخص کے کہنے سے سیہی جس کو ساہی بھی کہتے ہیں اور فارسی میں خارپشت اور عربی میں قنفذ کبیر اور نیص اور دلدل کہتے ہیں شکار کر کے کھالی اور لوگوں نے ان کھانے والوں پر کفر کا فتویٰ دیا اور کہا ان کو حقہ پانی مت دو - کیونکہ جس نے سیہی کھالی گویا اُس نے سور یعنی خنزیر کھالیا - اور جس شخص نے کھانے کا فتویٰ دیا وہ یہ کہتا ہے کہ اصل قاعدہ یہ ہے کہ دنیا کی تمام چیزیں حلال ہیں خواہ نباتات ہوں خواہ جمادات خواہ حیوانات - خواہ افعال دنیوی یعنی معاملات - حرام صرف وہی چند چیزیں ہیں جن کا حرام ہونا خدا اور اُس کے رسول نے بتا دیا ہو یعنی صریح آیت میں یا صحیح و صریح حدیث میں - اور سیہی کا حرام ہونا ہم کو نہ کسی صریح آیت سے اور نہ کسی صریح و صحیح حدیث سے معلوم ہوا - اور فقہاء کے خلاف سے ہمیں کچھ مطلب نہیں - ہم تو کتاب و سنت اور صحیح الثبوت اجماع امت کے طالب ہیں اور علمائے امت میں سے بعض محققین نے اس کی حلت پر زور بھی دیا ہے چنانچہ امام ابن حزم رحمۃ اللہ کتاب محلی میں کتاب ما یحل اکلہ وما یحرم اکلہ کا گیارہواں مسئلہ اس طرح شروع کرتے ہیں -

مسئلہ - والسلحفاۃ البریۃ والبحریۃ حلال اکلہا واکل بیضہا لقول اللہ تعالیٰ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا مع قولہ تعالیٰ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ولم یفصل لنا تحریم السلحفاۃ فہی حلال اکلہا وما تولد منہا وکذالک الــیرو النمر والبلنخر والقنافذ والیربوع وام حبین والوبر والسرطان والجراذین والورل والطیر کلہ وکل ما امکن ان یذکی مما لم یفصل لنا تحریمہ وکذالک الخفاش والوطواط والخطاف وباللہ تعالیٰ التوفیق وقد روینا عن عطاء اباحۃ اکل السلحفاۃ والسرطان وعن طاؤس والحسن ومحمد بن علی وفقہاء المدینۃ اباحۃ اکل السلحفاۃ وعن ابن عباس انہ نہی المحرم عن قتل الرخمۃ وجعل فیہا الجزاء فان ذکر الخبر الذی فیہ القنفذ خبیثۃ من الخبائث فہو عن شیخ مجہول لم یسم ولو صح لقلنا بہ وما خالفناہ - انتہیٰ - اور امام کمال الدین دمیری نے اس عبارت میں سے فقط والطیر کلہ تک مختصراً ذکر کیا - حیوۃ الحیوان میں سلحفاۃ کے حکم میں حاصل ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے کہ کچھوا بری اور بحری یعنی خشکی اور تری کا حلال ہے اور اُس کے انڈے بھی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھاؤ جو کچھ زمین میں ہے حلال پاکیزہ جان - مع اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے کہ اور تحقیق صاف صاف بیان کر دیا اُس نے تمہارے لئے اُس چیز کو کہ حرام کی تم پر - اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے کچھوے کے حرام ہونے کو صاف صاف بیان نہیں کیا اس لئے اُس کا کھانا حلال ہے اور جو چیز اُس سے پیدا ہو (یعنی غیر چیز کی جفتی کے ذریعہ سے خواہ وہ ذریعہ والی چیز حلال ہو یا حرام ہو جیسے کہ مصنف نے خچر کی حلت میں اس کی تصریح کی ہے) اور اسی طرح گدا اور شتر مرغ اور بلنخر (جسکو بَلَخ بھی کہتے ہیں ایک قسم کا گدھ ہے) اور قنافذ (یعنی جھاؤ اور سیہیاں) اور یربوع (جنگلی چوہا) اور ام حُبین (گوہ کی قسم ہے) اور وبر (خاص عرب میں ایک چھوٹی بلی ہے جس کی دُم نہایت چھوٹی ہوتی ہے) اور کیکڑا اور بڑی قسم کے چوہے اور ورل (ایک قسم کی گوہ یا سانڈہ) اور تمام پرندے اور ہر وہ چیز جس کا ذبح کرنا ممکن ہو اُس قسم سے جس کا حرام ہونا صاف طور پر بیان نہ کیا گیا - اور اسی طرح حلال ہے بڑی چمگادڑ اور چھوٹی چمگادڑ اور ابابیل اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے (حق کی پیروی کی) اور ہم کو عطاء (تابعی) سے کچھوے اور کیکڑے کے مباح ہونے کی روایت پہنچی ہے اور طاؤس اور حسن (بصری) اور محمد بن علی باقر اور فقہاء مدینہ سے کچھوے کے مباح ہونے کی روایت پہنچی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے محرم کو رخمہ (ایک قسم کے گدھ) کے قتل کرنے سے منع کیا - اور اُس پر جزاء لازم کی (اور حرام جانور کے قتل سے جزاء لازم نہیں آتی تو رخمہ بھی حلال ہے) اگر کوئی شخص وہ حدیث پیش کرے جس میں یہ ذکر ہے کہ قنفذ (جھاؤ اور سیہی) منجملہ خبیث چیزوں کے ہے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایسے شیخ (بڈھے) سے روایت کی گئی ہے جس کا نام نہیں لیا گیا اور اگر وہ روایت صحیح ہوتی تو ہم ضرور اُس کے قائل ہوتے اور اُس کا خلاف نہ کرتے - ابن حزمؒ کی عبارت ختم ہوئی ۔ اور حیوۃ الحیوان میں ہے :-

قال الشافعی یحل اکل القنفذ لان العرب تستطیبہ وقد افتی ابن عمر باباحتہ وقال ابو حنیفۃ والامام احمد لا یحل لما روی ابو داؤد وحدہ ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سئل عن القنفذ فقرأ قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا الآیہ فقال شیخ عندہ سمعت ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ذکر القنفذ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال خبیث من الخبائث فقال ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کان قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا فہو کما قال قلت والجواب ان رواتہ مجہولون قال البیہقی ولم یرو الا من وجہ واحد ضعیف لا یجوز الاحتجاج بہ وما روی عن سعید بن جبیر انہ قال جاءت ام حفید رضی اللہ تعالیٰ عنہما

AsliAhleSunnet.com

بقنفذ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضعتہ بین یدیہ فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یاکلہ فھو مرسل وقد روی مسند اولیس فیہ ذکر القنفذ یعنی امام شافعی کہتے ہیں کہ قنفذ (جھاؤ اور سیہی) کا کھانا حلال ہے اس لئے کہ عرب اُس کو پاکیزہ جانتے ہیں اور ابن عمرؓ نے بھی اس کے مباح ہونے کا فتویٰ دیا۔ اور ابو حنیفہ اور امام احمد نے کہا کہ حلال نہیں ہے بسبب اُس حدیث کے جس کو صرف ابو داؤد ہی نے روایت کیا ہے کہ ابن عمرؓ سے کسی نے قنفذ کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے آیہ کریمہ قُلْ لَا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا آخر تک پڑھ دی جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ اُن چند چیزوں کے سوائے کوئی چیز حرام نہیں (اور قنفذ اُن میں سے نہیں ہے سو حلال ہے) تو ایک بڈھا جو اُن کے پاس بیٹھا ہوا تھا بولا میں نے ابو ہریرہؓ سے سُنا کہتے ہوئے کہ قنفذ کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وہ خبیث چیزوں میں سے ہے تو ابن عمرؓ بولے کہ اگر رسول اللہ صلعم نے یہ فرمایا ہے تو ایسا ہی ٹھیک ہے (حیوۃ الحیوان والا کہتا ہے) میں کہتا ہوں اور جواب اُس کا یہ ہے کہ اس کے راوی مجہول ہیں۔ بیہقی نے کہا کہ یہ صرف ایک ہی سند سے مروی ہے وہ بھی ایسی ضعیف ہے جس سے حجت پکڑنا ناجائز ہے۔ اور سعید بن جبیر سے یہہ روایت بھی آئی ہے کہ امّ حفیدؓ رسول اللہ صلعم کے پاس قنفذ لائی اور آپ کے سامنے رکھدی۔ آپنے اُسے ہٹا دیا اور آپ نے کھایا نہیں۔ سو اس روایت کا سلسلہ ٹوٹا ہوا ہے۔ اور جس روایت کا سلسلہ ملا ہوا ہے اُس میں قنفذ کا ذکر نہیں۔

حیواۃ الحیوان کی عبارت کا ترجمہ ختم ہوا اور ایسی ہی بحث ہے گوہ اور بجو (ضبّ اور ضبع) میں۔ سو علمائے محققین اہل حدیث سے التماس ہے کہ اس بارے میں جو بات حق بجانب ہو مدلل تحریر فرمائیں اور نہایت صاف سلیس عبارت میں ہو جسکو خواص اور عوام سب سمجھیں۔

(السائل - اضعف العباد ابو الزبیر عبد العلی انصاری گنوری عفی اللہ عنہ)

مکتب کی ضرورت

از عاجز عبد الرؤف عفا اللہ عنہ بخدمت شریف جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری معظم و مکرم و مناز ادمجدکم بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے عرض یہ ہے کہ ان مضامین کو مہربانی فرما کر اپنے اخبار گہربار اہلحدیث میں شایع کردیں اللہ تعالیٰ آپکو اجر عظیم عنایت فرماوے۔ فقیر حقیر عبد الرؤف جمیع اہل اسلام (عموماً اور فرقہ اہلحدیث خصوصاً) کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مقام گورا بازار محلہ کمہار ٹولی پوسٹ بہرم پور ضلع مرشد آباد میں عرصہ دراز سے چند اشخاص اہلحدیث میں سے تھے مگر اس فرقہ کی کوئی مسجد نہ تھی مجبوراً محلہ کی ایک مسجد میں جسکا پیش امام ایک حنفی المذہب ہے خواہ مخواہ اپنی نماز کو اُن کے پیچھے ادا کر لیا کرتے تھے جس سے وہ لوگ ہم (اہلحدیثوں) سے ناخوش رہا کرتے تھے بنا برین ہمکو بار بار اُن کی ایذائیں سہنی پڑتیں اور اُن کی ان ایذاؤں سے رہائی پانیکے لئے ہمیشہ جناب الٰہی میں دعائیں کیا کرتے جب منظور الٰہی ہوا تو جناب حاجی الحرمین جناب مولوی سید محمد موسیٰ صاحب دلم فیضہ مہاجر مدینہ منورہ سابق باشندہ موضع چوگھریہ علاقہ شہر بردوان کے دل میں یک بیک جوش الٰہی پیدا ہوا۔ چنانچہ اُنہوں نے محض للہ تقریباً ۲۳ سو روپیہ خرچ فرما کر مقام مذکور پر ایک مسجد بنوا دی جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ اب جو قباحت اس مسجد کی نسبت پیش آئی وہ یہ ہے کہ اس میں جتنے اہلحدیث ہیں وہ رفتہ رفتہ یکے بعد دیگرے فوت ہوتے گئے۔ ایک یہاں اہل حدیث میں فقط یہ عاجز رہگیا ہے۔ جبتک حضرات مرحومین زندہ رہے بخوبی وقتوں پر اذان نماز و وعظ وغیرہ ہوتی رہی اب اُنکے گذر جانیسے وہ امور جاتے رہے اور اس عاجز کو گھر رہنے کا بھی کم اتفاق ہوا کرتا ہے۔ میری غیبت میں یہاں کوئی ایسا آدمی نہیں کہ وہ امور مذکورہ بالا کا متکفل ہو اور مسجد کے متعلق جو خدمات ہیں بجا لاوے۔ پس ان حالات کے مشاہدہ سے فقیر کا دل یہ چاہتا ہے کہ یہاں پر ایک اہل علم امام مقرر ہو تاکہ وہ سوائے پڑھا دینے نماز پنجگانہ جمعہ وغیرہ کے وقتاً فوقتاً وعظ بھی کہدیا کریں۔ اور محلہ کی لڑکوں کو بھی تعلیم دینی دیتے رہا کریں اور نیز یہاں کے لڑکوں کو دینی تربیت دینی نہایت ضروری امر ہے کیونکہ اس تعلیم بوجہ نہ ہونے اسلامی درسگاہ کے محلہ کے اکثر مسلمان لڑکے کرسٹان کے اسکولوں میں جایا کرتے ہیں۔ وہ زمانہ چھٹی کے وقت حضرت عیسیٰ کو معاذ اللہ خدا کا بیٹا یا خدا کہکر اسکولوں سے الگ ہوتے ہیں۔ انا للہ۔ مگر میری اس بے اختیاری سے کچھ کام نہیں چل سکتا اور جبتک قوم اسطرف متوجہ نہ ہو۔ کیونکہ اس عاجز میں اصلاً طاقت نہیں اس امر کی کہ بذات خود ایک اہل علم کے اخراجات کے لئے متحمل ہو سکے لہذا گذارش یہ ہے کہ اگر کوئی اس کار خیر کیلئے بموجب آیت قرآن تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (یعنی مددگاری کرو اوپر پرہیزگاری کے اور مت مددگاری کرو اوپر گناہ اور تعدی کے) حسب طاقت سردست کم سے کم بیس پچیس روپیہ ماہانہ مقرر فرمائے اور آیت شریفہ کا مصداق بنے یا للّٰہی مال مثل زکوٰۃ فطر وغیرہ سے اعانت فرماویں تو مجھکو اللہ کی ذات سے امید قوی ہے کہ میں اپنے ارادہ میں جلد کامیاب ہوں۔ اور مدد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے جزائے خیر دے آمین ثم آمین۔

اور اہل حدیث کانفرنس سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ ممبران صاحبان مخاطب ہوویں تاکہ یہہ حقیر اپنے مدعا کو پہنچے اور اس اضعف العباد کی کیفیت سے جو صاحب مطلع ہونا چاہیں تو جناب مولانا عبد العزیز صاحب محدث رحیم آبادی سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(راقم عبد الرؤف خریدار اہل حدیث ۳۲۰۱۴ از گورا بازار کمہار ٹولی)

ایڈیٹر۔ ایک درخواست براہ راست بغرض پیشی دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی میں بھیجدیں۔

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

س نمبر ۱۴۹ - شیوع طاعون کے ایام میں اکثر اشخاص نقل وطن کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ناگپور میں طاعون شروع ہوا تو حیدرآباد دکن چلے گئے۔ اور جبکہ ناگپور سے طاعون دور ہوگیا تو وہاں واپس آگئے۔ پس اس طرح پر شیوع طاعون کے ایام میں نقل وطن کرنا گناہ ہے یا نہیں۔ اور اگر گناہ ہو تو یہ گناہ شرک وکفر کی حد تک پہنچتا ہے یا نہیں۔

(سائل خریدار نمبر ۳۲۹۴)

ج نمبر ۱۴۹ - ایام طاعون میں مقام طاعون سے بہ نیت فرار نکلنا منع ہے حدیث شریف میں صاف منع آیا ہے مگر یہ بات کہ یہ گناہ حد کفر یا شرک تک پہنچتا ہے یا نہیں یہ ہم نہیں کہہ سکتے جو بات خدا نے یا خدا کے تبلانے سے خدا کے رسول نے نہ تبلائی ہو اس کو کون تبلاوے۔ اتنا کہہ سکتے ہیں کہ ایسا کرنا گناہ ہے کیونکہ شریعت کے حکم کے خلاف ہے

س نمبر ۱۵۰ - بہت لوگ شیوع طاعون کے ایام میں نقل مکان کرکے شہر کے باہر کسی باغ یا کھیت یا کھلی ہوادار جگہ میں عارضی طور پر جھونپڑا باندھکر یا خیمہ نصب کرکے اُس میں سکونت اختیار کرتے ہیں اور ایسا کہتے ہیں کہ ہم نے محض بطور علاج اور بغرض تبدیل آب و ہوا نقل مکان کیا ہے۔ پس اس طور پر چند روز کے لئے نقل مکان کرکے کھلی ہوا میں رہائش اختیار کرنی جائز ہے یا ممنوع۔ اور اگر گناہ ہے تو کس قسم کا گناہ ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۵۰ - جس قدر زمین وبا سے متعلق ہو اُسکو وہ کا حکم ہے۔ پس اگر کوئی شخص بہ نیت صفائی مکان متاثرہ سے نکل کر میدان دہ میں جا بسے تو غالباً اُس مقام کے چھوڑنے والوں میں شمار نہ ہوگا میرا بھی یہ خیال نہیں بعض علماء کا فتویٰ بھی یہی ہے۔

س نمبر ۱۵۱ - اکثر دیکھا جاتا ہے کہ شیوع طاعون کے ایام میں لوگ شہر سے باہر چلے جاتے ہیں محلے کے محلے ویران ہو جاتے ہیں دوکاندار بھی فرار ہو جاتے ہیں اور جدھر تدھر چوہے کثرت سے مرنے لگتے ہیں جن کے مرنے سے عفونت پھیلجاتی ہے اور ویرانی کی وجہ سے گرانی ہو جاتی ہے۔ اشیائے مایحتاج کا ملنا دشوار ہو جاتا ہے پس تنہائی کی وحشت (کیونکہ انسان قدرتی طور پر مدنی الطبع پیدا ہوا ہے) چوہوں کے مرنے سے عفونت اور اشیائے مایحتاج کی کمیابی یا نایابی سے بھی لوگ گھبرا کر نقل مکان کرتے ہیں اور اپنے اعزا و احباب کے ساتھ شہر کے باہر کھلی جگہ میں سکونت گزین ہوتے ہیں تو ان وجوہات سے نقل مکان کرنا کیسا ہے۔ (ایضاً)

ج نمبر ۱۵۱ - سارا مدار نیت پر ہے۔ حدیث شریف میں فرارا من الطاعون کا مضمون ہے یعنی جو کوئی اس نیت سے اُس جگہ کو چھوڑے کہ اس کو چھوڑ کر میں طاعون سے بچ رہونگا۔ اگر یہاں رہا تو مرجاؤنگا ایسا شخص گنا ہگار ہے۔ اور اگر اس کے سوا اور کسی نیت سے جاتا ہے تجارت ہے یا ملازمت ہے یا کوئی اور کام ہے۔ اسی طرح صورت مرقومہ میں اگر تنگی گزران کی وجہ سے نکلتا ہے تو گنہگار نہیں انشاء اللہ۔ انما الاعمال بالنیات

س نمبر ۱۵۲ - سرکاری ملازمین کو افسران بالادست شیوع طاعون کے ایام میں تحریک و تاکید کرتے ہیں کہ تمہارے حق میں نقل مکان کرنا ہی بہتر ہے۔ بصورت انکار وہ افسران بالادست اپنے ماتحت ملازمین سے رنجیدہ۔ ناخوش بلکہ درپے نقصان ہو جاتے ہیں۔ پس اس صورت میں سرکاری ملازمین کو نقل مکان کرنا چاہئے یا نہیں؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۵۲ - جس قسم کی نقل مکانی غ ۱۵ میں لکھی گئی ہے وہ تو جائز ہے اس کے سوا دوسری یعنی بہ نیت فرار ایک مقام کو چھوڑ کر دوسرے میں جانا منع ہے چاہے افسر کہے یا کوئی۔

س نمبر ۱۵۳ - طاعون کے ضرر سے محفوظ رہنے کے لئے اینکیولیشن (یعنی بازو پر طاعون کا ٹیکا لگوانے) کا طریقہ جاری ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس عمل کے کرانے سے چھ ماہ تک انسان کے جسم میں طاعون کی سمیت کی تاثیر نہیں ہونے پاتی۔ پس بطور علاج (دوا) کے اپنے وجود پر طاعونی ٹیکہ لگوانا جائز ہے یا نہیں۔

(خریدار نمبر ۳۲۹۴)

ج نمبر ۱۵۳ - بموجب حدیث اور تفاوہ تنقیہ ہر قسم کا علاج یا حفظ ماتقدم جائز ہے تاوقتیکہ علاج میں کوئی چیز از قسم محرمات شامل نہ ہو والعلم عند اللہ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۵۴ - تین شخص اپنے وطن چھوڑ کر غیر ملکوں میں تجارت کے لئے قریب تین چار سو میل تک چلے جاتے ہیں اور اُس ملک کی جس بستی میں وہ قیام کرتے ہیں وہاں جمعہ نہیں ہوتا اور اُس کے گرد ایک دو میل تک کسی بستی میں بھی نہیں ہوتا ہے تو اس صورت میں جمعہ اُن لوگوں پر واجب ہوگا یا نہیں۔

(محمد علی مومن خریدار اخبار اہل حدیث ۳۶۲۵ ضلع دمکا سنتال پرگنہ ڈاک خانہ و موضع بیرلو بازار)

ج نمبر ۱۵۴ - بحکم حدیث مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔ مل جائے تو پڑھ لے ورنہ ظہر پڑھے۔

س نمبر ۱۵۵ - ایک سردار نے اپنی کچھ زمین للہ کہکر عیدگاہ کے نام سے وقف کردی تھی چند سال گزر نیکے بعد سردار مذکور نے وہ زمین اپنے قبضہ میں کی۔ اتفاقاً اُسی زمانہ میں عید بھی آپہنچی اُسوقت اسکے ماتحت اور امام عید و جمعہ بولنے لگے کہ اس زمین میں ہم لوگ نماز پڑھنے نہیں جائینگے کیونکہ تم نے وقف کرکے دوبارہ دعوے کیا۔ اور یہ کہکر دوسری جگہ پر لوگوں نے عید کی نماز پڑھلی۔ بعد اسکے سردار مذکور بولا کہ تمکو جمعہ کی نماز پڑھنے نہیں دینگے کیونکہ تمنے ہماری نافرمانی کی۔ تو اس حالت میں بقول سردار کے امام قائم رہ سکتا ہے یا نہیں۔ اور سردار مذکور دوبارہ اپنی زمین کو للہ وقف کرتا ہے یہ وقف درست ہوگا یا نہیں اور اُس زمین میں عید کی نماز ہوگی یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۱۵۵ - الحمد للہ جو چیز وقف کیجائے اُس کو واپس لینے سے وقف ٹوٹ نہیں جاتا وقف ہمیشہ وقف ہی رہتا ہے عید کی نماز کیلئے زمین کا وقف ہونا بھی شرط نہیں جن لوگوں نے وقف کو واپس ہونیکے بہانہ سے نماز عید وہاں نہیں پڑھی اُن کی غلطی ہے مگر ایسی نہیں کہ امامت سے معزول کئے جاویں۔ سردار کو چاہئے کہ اتنے کام سے امام کو معزول نہ کرے۔ سردار کی نافرمانی کرنہیں امام کو یہ خیال

متفرق نوٹ

اخبارات کی مشکلات

اہلحدیث تو خاص مذہبی اخبار ہے مگر ڈاک خانہ کے قواعد کی پابندی سے ایک صفحہ خبروں کا دینا پڑتا ہے ورنہ اس کی حیثیت پر نظر کرکے یہ بھی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں جو لوگ خبروں کی مزیت جانتے ہیں اُن کو واضح رہے کہ خبروں کی بابت اب یہ اعتقاد رکھنا چاہئے جو سورۂ جن میں جنوں کا قول نقل ہے وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۔ یعنی آج سے پہلے ہم خبریں سُنا کرتے تھے اب جو سننا چاہے اُس کو شعلے کی مار پڑتی ہے۔

یہی حال آج کل اخبارات کا ہے۔ چند روز پہلے تو یہ مشہور تھا کہ اخبار نویس اپنے پاس سے مکھیوں کی بارش ہونے کی خبریں بنالیتے ہیں۔ مگر اب یہ حالت ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے اعلان ہورہا ہے کہ جو کوئی غلط خبر شائع کریگا جس میں گورنمنٹ کی کسی قسم کی ہتک پائی جاوے اُس کو تین سال قید کی سزا ملیگی۔ یہ نہیں کہ جھوٹی خبر اپنے پاس سے بنانے پر یہ سزا ہوگی بلکہ کسی انگریزی اخبار سے ترجمہ کرنے کا عذر بھی نہیں سُنا جائیگا۔ امرتسر کے اخبار نویسوں نے صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر کی خدمت میں عرض کیا کہ جس صورت میں انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ وغیرہ میں محکمہ احتساب سے پاس شدہ خبریں شائع ہوتی ہیں تو اردو اخباروں کے ایڈیٹروں کے پاس کسی خبر کی صحت اس سے زیادہ معیار معلوم کرنے کو کیا ہوسکتا ہے کہ کسی معتبر انگریزی اخبار میں یہ خبر نکلی ہے! صاحب نے فرمایا نہیں آپ لوگ ایڈیٹر ہیں اس لئے آپ کی ذمہ واری ہوگی انہی معنے کی تشریح ہز آنر لاٹ صاحب کی تقریر سے ہوتی ہے۔ علاوہ اس کے خبریں بھی جو آتی ہیں نہ انکا سر ہوتا ہے نہ پیر۔ اہلحدیث جیسے محتاط اور مذہبی اخبار کے لئے تو اُن کا انتخاب کرنا بھی ازحد دشوار ہوتا ہے۔ اس حال میں تو مناسب ہے کہ خبروں کا صفحہ بالکل بند کردیا جائے مگر ڈاک خانہ کے قواعد مجبور کرتے ہیں ناظرین سے توقع ہے دعا کرینگے کہ خدا ان مشکلات کا جلد خاتمہ کرے۔ آمین

موجودہ جنگ اور اسلام

آہ اسلام تو کیسا مہذب اور شائستہ مذہب ہے۔ علیٰ حالت جنگ میں حکم ہے بچوں، بوڑھوں، عورتوں، مریضوں، غرض کل غیر مصافی لوگوں کو جو تمہارے مقابلہ پر نہیں ہیں مت مارو۔ بلکہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ انہی سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ آج اس جنگ میں ہم سنتے ہیں جرمنی نے فلاں جگہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ اتنے بم گرائے فلاں نے اتنے گرائے جن سے یقیناً ہر قسم کے لوگ مرتے ہونگے جن میں کوئی تمیز نہیں ہوسکتی کہ جنگی مردوں پر یہ بم گرینگے یا غیر جنگی بے کس لوگوں پر پڑینگے۔ اس سے زیادہ اس جنگ کی کونسی حرکت قابل اصلاح ہوسکتی ہے کہ ہوائی جہازوں کے ذریعے جو جرمنی بم گراتے ہیں جن سے غیر جنگی لوگ بچے عورتیں بوڑھے اندھا پاہج مریض مرتے ہیں اُن کو روکا جائے

آہ اسلام تو کیا شائستہ مذہب ہے سچ ہے ؎
کیا جانیں تجھ میں کیا ہے کہ لوٹے ہے تجھپہ جی
یوں اور کیا جہان میں کوئی حسیں نہیں

بکار اہل حدیث کانفرنس

۲۰؍اپریل سنہ ۱۵ء کو جلسہ شوریٰ میں مولوی ابو نعیم محمد ابراہیم صاحب داناپوری کا تقرر بحیثیت واعظ کانفرنس کے لئے ہوا۔ آپ کانفرنس کی طرف سے صوبہ بہار و بنگال کا دورہ کرینگے امید ہے کہ برادران اہلحدیث مولوی صاحب کو ہر قسم کی مدد دینگے۔ اور رسید بھی مطبوعہ اُن کو دیگئی ہے۔ جو صاحب چندہ دینگے مولوی صاحب اس بہی سے رسید اُن کو دینگے۔

(سید عبدالسلام نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دفتر دہلی)

اب ٹکٹ نہ بھیجئے

واضح ہو کہ ھدایۃ المھدی کا حصہ اول و دوم و سوم و چہارم بالکل تمام ہوگیا اس لئے اب کوئی صاحب اُس کے لئے ٹکٹ نہ بھیجیں ہاں المشرب الوردی حصہ پنجم باقی ہے اس کے لئے فقط ۱؍ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ اس کے ہمراہ رسالہ فتح الغفور بھی مفت دیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ ۔

(محمد ابو القاسم شہر بنارس محلہ دارا نگر)

تصحیح انجمن اخوان الصفا

از مولوی گل محمد صاحب بستی کدنہ ضلع مظفر گڑھ ۸؍ از مہتاب الدین بنگالی طالب علم مدرسہ حاجی علیجان مرحوم دہلی ۸؍

از محمد عباس علی موضع اندھوا ڈاک خانہ فرضہ ضلع مرشد آباد بنگال ۸؍

بابو اسحاق خان صاحب بدایونی از مرزاپور اطلاع دیتے ہیں میرا داخلہ ۸؍ نہیں بلکہ قسم ہے اس حساب سے کل جمع ہیں۔

نمبر آخری ممبران درج رجسٹر ۲۷ ۔ ممبران اپنی اپنی کاپی میں سب ممبران کے نام لکھ لیا کریں۔

غریب فنڈ

میں از بابو محمد عمر امرتسری ۶؍ ✦ از مولوی گل محمد صاحب البستی کدنہ ضلع مظفر گڑھ ۲؍ ✦ از فنتوں فنڈ ۱۲؍ سابقہ ۴؍ ✦ از غلام محمد امرتسری سائل ۴؍ ✦ از میاں جی شبیر علی امام مسجد تلونڈی ڈوگران ضلع امرتسر سائل ۴؍ ✦ کل ۱۰؍ ✦ دو اخبار بنام مذکورین جاری کیے ✦ باقی ۱۳؍ ✦ نمبر سائلین سال ہذا تا امروز ۳۲۔

اہل حدیث کمپنی

کی بابت منشی بخش الدین از قصبہ اسلام نگر ضلع بدایوں اطلاع دیتے ہیں کہ پچاس روپیہ میں بھی داخل کرونگا۔

ترکوں کی شرافت

سول اینڈ ملٹری گزٹ رقمطراز ہے:- یہ امر خوشگوار ہے کہ گو ترک اکثر باتوں میں جرمنوں کو اپنا تجربہ کار مشیر سمجھتے ہیں لیکن وہ دہشت انگیزی کے جرمن اصول کو پورے طور پر قائل نہیں ہوئے بار برداری کی جہاز گانی ٹوپ جملک دہستان جس طرح مسٹر مکینا ما مانے دیوان عام میں بیان کی ہے اُس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جرمنوں کے نقطہ خیال سے یہ کھوئے ہوئے موقعوں کی نہایت افسوسناک مثال ہوسکتی ہے۔ جنگی تارپیڈو کشتی نے جنکی خوش قسمتی سے ہی ٹوٹے بیڑہ ہوگئی تھی بلا اطلاع جہاز پر دفعتاً

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہی ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۱۲ اپریل سے ۲ مئی تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

اس ہفتہ بحیرۂ شمالی کی بحری کارروائیوں میں کوئی سرگرمی ظہور پذیر نہیں ہوئی مگر چند ایک ماہی گیر کشتیاں سرنگوں سے ٹکرا کر بحیرۂ شمالی میں غرق ہو گئیں۔

آسٹروی آبدوز کشتی نمبر ۵ نے بحیرہ ایڈریاٹک میں ایک فرانسیسی جنگی جہاز کو غرق کر دیا۔ سات سو آدمیوں میں سے ۱۳۸ بچا لئے گئے۔

جرمن مسلح تجارتی جہاز کرون پرنس ولہلم کو بمقام نیوپورٹ نیوز (امریکہ) زیر حراست رکھا جائے گا۔

ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ روسی جنگی جہاز باسفورس کے قلعوں پر گولہ باری کر رہے ہیں۔

متحدہ افواج کے ہوائی جہازوں نے متعدد جرمن کارخانوں اور سٹیشنوں پر بم پھینکے۔

انگریزی اور فرانسیسی جنگی جہازوں کی حفاظت میں انگریزی فوجیں جزیرہ نمائے گیلی پولی اور فرانسیسی فوجیں قوم قلعہ میں خشکی پر اُتریں۔

۳۱ مارچ ۱۵ء کے بحری معرکوں میں انگریزی نقصان ۴۵۲ افسروں اور ۸ ہزار ایک سو ۸۱ سپاہیوں کا ہوا۔

پولینڈ میں نیمن اور ملاوا ریلوے پر جرمن اور روسی فوجوں میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔

کوہ کارپیتھین میں جرمنی اور آسٹریا کی فوجیں روسی فوج کی پیش قدمی کو روکے ہوئے ہیں بمقام سٹرج سخت خونریز لڑائی جاری ہے نیز روس نے آسٹری مفتوحہ شہر پرزمسل کا معائنہ کیا۔

جرمن آسٹریا کو بھاری کمک بھیج رہے ہیں۔

قیصر جرمنی نے اپنے ہوائی بیڑے کے کمانڈر کونٹ زیپلین کو درجہ اول کا تمغہ عطا کیا ہے۔ نیز امیر البحر وان ٹرپیز کو تہنیت کا تار بھیجا ہے۔

جرمن اب پھر کیلے کو فتح کرنے کے لئے ایک تازہ کوشش کرنے والے ہیں۔

اس ہفتے ییپرز کے نواح میں کینیڈا کی سپاہ نے اپنی بہادری کی وجہ سے بہت ناموری حاصل کی ہے اگرچہ اسے سخت نقصان اُٹھانا پڑا۔

افسوس کہ جرمن مغربی رزمگاہ میں اب زہریلی گیسوں کا عام طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ جن کا استعمال کرنا ہیگ کانفرنس کے قواعد کے خلاف ہے۔

وزیر اعظم انگلستان نے دیوان عام میں اعلان کیا ہے کہ سامان حرب کی تیاری میں مدد دینے کے لئے باہر سے بھی قابل مزدور منگوائے جائیں گے۔

ریاست نیپال نے ۱۲ میکسم توپیں سلطنت انگریزی کو نذر کی ہیں۔

فرانس، روس، ہسپانیہ اور پرتگال کے سوا تمام ممالک کو روئی کی برآمد ممنوع کر دی گئی ہے۔

دار العوام میں نائب وزیر ہند نے بیان کیا کہ ایران کی مٹی کے تیل کی کان سے آنے والے نلوں کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے لیکن خود کان کی عمارتوں اور کاموں کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔

شاہ حبش نے اپنے سرحدی قلعوں کا معائنہ کر کے قلعہ گیر فوج میں اضافہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

گورنمنٹ اٹلی نے اپنے سفراء متعینہ لندن پیرس اور برلن کو مشورہ کے لئے روما میں طلب کیا ہے۔

اٹلی کا سفیر متعینہ روس مشکلات سفر اور بُعد مسافت کے باعث نہیں آ سکا۔

جاپانی سفیر متعینہ پیکین نے گورنمنٹ چین کو مطلع کیا ہے کہ جاپان اپنے مطالبات کی منظوری کے بعد کیاؤچو کی حوالگی کے مسئلہ پر غور کریگا۔

ملزمین مقدمہ سازش دہلی کی درخواست اپیل پریوی کونسل نے مسترد کر دی۔

لاہور میں گورنمنٹ کے خلاف سازش کرنے والوں کا مقدمہ شروع ہو گیا ہے۔

سرحدی قبیلہ ہمند کے لئے ایک نئے ایجنٹ کے تقرر کی منظوری ہوئی ہے جس کا صدر مقام شبقدر ہوگا۔

پرنس آف ویلز کے چندہ امداد جنگ کی مقدار ۵ کروڑ روپے سے بڑھ گئی ہے۔

کانپور اور الہ آباد میں متعدد اشخاص کی خانہ تلاشیاں ہوئیں۔

امریکہ کے ساہوکاروں نے ریاستہائے متحدہ میں جرمنی کی ساکھ کو تقویت دینے کی غرض سے نو مہینہ کی میعاد کے ایک کروڑ ڈالر کے خزانہ کے تمسکات خریدے ہیں۔

سلطان مصر پر جس شخص نے پستول کا فائر کیا تھا اُسے پھانسی کی سزا دیگئی۔

شاہ جاپان کی رسم تاجپوشی ۱۰ نومبر کو عمل میں آئیگی۔

جرمنی کے آبدوز کشتیوں کے قیدیوں کی بدسلوکی کے بدلے میں ۳۹ انگریزی قیدی افسروں کو قید کر دیا ہے۔

بچن سنگھ عرف ارجن سنگھ ساکن کوکرانہ جس نے ۱۹ فروری کو انارکلی بازار لاہور میں ایک کانسٹبل کو ہلاک اور ایک سب انسپکٹر پولیس کو زخمی کیا تھا سنٹرل جیل لاہور میں منگل کی صبح کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

گورنمنٹ ہند نے سویڈن ناروے ہالینڈ، اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کو ہندوستان سے ٹاٹ اور پھٹکے بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔

لارڈ کریو نے بیان کیا کہ ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کی رائے میں مسئلہ خلافت ایسا اہم مسئلہ ہے جسکا دنیائے اسلام ہی کو باہم فیصلہ کرنا چاہئے۔

AsliAhleSunnet.com

موميائی

یہ موميائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل وقت دمہ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کیلئے اکسیر ہے دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت بوڑھے۔ بچے۔ جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ آدھ پاؤ ۳ پاؤ پختہ ۶ مع محصول ڈاک وغیرہ
رجسٹری مالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب حکیم امیر بخش صاحب جنڈیالہ گورو ضلع امرتسر سے لکھتے ہیں۔
بعد از زبان سلمہ الرحمن۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ شد کہ معرفت بابو عبد الرحیم صاحب از پیشگاہ شما مومیائی طلب کردہ خود استعمال کردم نیز بر مریضان تجربہ کردم۔ باہ و بینائی بیفزاید۔ درد کمر را زائل سازد۔ بعد عرصہ چار پنج یوم فائدہ او روشن و ظاہر گردد۔ نیز برائے تقویت دماغ لاثانی ثابت شدہ۔ امید کہ عنقریب بکتاب تشفیٔ خود حاضر گشتہ برائے استعمال مریضان مومیائی حسب الحاجت خواہم برد۔ فقط والسلام ۵ اپریل ۱۹۱۵ء

جناب جان محمد صاحب جنڈیالہ گورو سے تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ کو ناگہانی طور پر حرارت غریزی کم ہو کر سرد عرق آنا شروع ہو گیا تھا۔ میں نے اپنے استاد میاں امیر بخش صاحب حکیم سے تشخیص کرا کے انکے حسب الحکم آپکی مومیائی دی ایک خوراک سے ہی اسکا فائدہ ظاہر ہو گیا خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہو گئی

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

اسلام و علمائے فرنگ۔ قابل دید رسالہ ۱

نہایت ضروری مفید اور کار آمد کتابیں

سوانح عمری آنحضرت صلعم } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات بالاختصار بچوں کو ضرور پڑھانی چاہئیں۔ اور خود بھی مطالعہ کرنا چاہئے۔ رعایتی قیمت ۴

ابوبکر صدیق } سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی مقدس زندگی کے پاکیزہ حالات اصلی قیمت ۱۰ رعایتی ۱۰

الفاروق } کمبل پوش شہنشاہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم کی مبارک و مقدس زندگی کے سبق آموز و نتیجہ خیز حالات اصلی قیمت ۸ رعایتی ۸

سیرت عثمان۔ یعنی ذوالنورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی پاک زندگی کے پاک حالات ۶

علی ابن ابی طالب۔ شیر خدا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم کی مقدس زندگی کے مقدس حالات اصلی قیمت ۱۲ رعایتی ۸

تذکرۃ الحسین } سید الشہداء حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقدس حالات اور مصائب کربلا کے واقعات ۴

سیرت النعمان۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ کی مقدس زندگی کے پاک حالات۔ مولفہ علامہ شبلی رعایتی قیمت ۲

الغزالی۔ حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمہ کی سوانح عمری۔ مولفہ علامہ شبلی مجلد رعایتی قیمت ۲

الہارون۔ خلیفہ ہارون الرشید اعظم کی دلچسپ سوانح عمری رعایتی قیمت ۲

المامون۔ مامون الرشید کی سوانح عمری۔ رعایتی قیمت ۲

سوانح عمری مولانا روم۔ مولانا روم رحمہ کی سوانح عمری مولفہ شبلی نعمانی۔ اصلی قیمت ۱۲ رعایتی

حیات خسرو۔ حضرت امیر خسرو رحمہ کی زندگی کے دلچسپ و تاریخی حالات۔ آخر میں حضرت نظام الدین محبوب الٰہی کے حالات بالاختصار رعایتی قیمت ۸

خالد بن ولید۔ مسلمانوں کے مشہور سپہ سالار حضرت خالد بن ولید سیف اللہ کے حالات زندگی اسلامی فتوحات کا منظر اصلی قیمت رعایتی

اورنگزیب۔ ابو المظفر سلطان محی الدین اورنگزیب عالمگیر بادشاہ غازی کے تدبر و فراست و تقویٰ و دیانت کے حالات رعایتی قیمت ۸

حیات مشتاق } اسلامی دنیا کے مقتدر لیڈر جناب نواب وقار الملک صاحب بہادر کی کامیاب زندگی کے دلچسپ حالات ۶

حیات زیب النساء۔ شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر غازی کی بیٹی کے حالات رعایتی

تذکرہ امیر بالتصویر۔ خلد آشیاں امیر عبد الرحمن خان والیٔ دولت خداداد افغانستان کی پولیٹکل اور سوشل زندگی کے مفصل حالات۔ رعایتی قیمت

فاطمہ علیہ خانم زمانہ حال کی سب سے بڑی عالمہ و فاضلہ ترکی خاتون کے حالات رعایتی ۸

ملنے کا پتہ **منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں**

AsliAhleSunnet.com

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے علاوہ کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے کوئی بہتر دوائی نہیں عہ

طلاء اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی ابتدا سے پیدا ہوئے ہیں ۱۲ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی درازی اور قوت سردی مسہ بے خواہ پیدا ہوتی ہے۔ عہ ۱۲

حبوب لاجواب ہر قسم

بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہیں عہ ۱۲

مرہم منور چشم

اس مرہم کے استعمال سے دھند جالا غبار پانی بہنا اور سرخی دور ہونے کے علاوہ عینک کی بھی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عہ

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش نہیں ہوتی حرارت ہو مقبول پہلے سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ ۸

ملنے کا پتہ منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

نصرت الواعظین باوصاف سید المرسلین ﷺ

یہ کتاب اپنی طرز بیان میں نرالی۔ مسلمانوں کی آنکھوں کو نور قلب کو سرور۔ اور ان کے ایمان کو قوت وتازگی بخشنے والی ہے۔ جس میں مضامین ہیں اور مربیان اولاً ان آیات سے شروع کیا گیا ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شان پر دلالت کرتی ہیں پھر دونکات جملہ اور شان نزول اور ان کے متعلق حکم ونکات بیان کئے گئے ہیں۔ اور تو اتر بیان میں سو فیصد بات شریفہ حضور کے اوصاف وفضائل جمیلہ باحادیث وروایات صحیحہ اور جابجا اشعار اردو مثنوی مولانا روم رنگینی کیلئے ملائی گئی ہے غرضکہ یہ کتاب مجموعہ تمام اہل اسلام اور خصوصاً واعظین اور طلباء مدارس اسلامیہ کیلئے بہت مفید ہے۔ اور ہر مسلمان کو خرید کر دیکھنا ضروری ہے۔ فی جلد مع محصول ۸ مدرسہ اور طلباء کو رعایت کتاب بقیمت مجلد بلا قیمت ۱۰ روپیہ دیا جاویگا۔ اخبار اہلحدیث۔

ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی بانی مدرسہ اسلامیہ محلہ گدھیا

سراج المنیر ... العلوم اتفاق المخلوق المعروف بحر محیط ۵

کتاب کا نام ہی سے معلوم ہو جاویگا۔ قرآن شریف واحادیث شریف سے لیکر عالمگیری وہدایہ وغیرہ سے بانٹر کرا گیا ہے علوم اور غنیۃ الطالبین در مثنوی روم سے لیکر ویدوں پران گرنتھ تک تمام مضمون کو جا بجا لکھا ہے۔ اور جگہ جگہ مضمون کو خوب مضمون سے دلل کیا ہے۔ زیادہ تعریف فضول۔ پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں ہر حصہ کی قیمت منی آرڈر بھیجیں تو ہر ایک ۱۲ اور وی پی منگوائیں تو ۱۲ مع محصول۔ اگر شائق ہو تو محصول ڈاک بھیجکر پہلے مفت منگالیں۔ یکبارگی سے کام چلا کر بھیجنے والوں سے چاروں عدد مع محصول ڈاک اور تعاید شخصی دست رکھ کر مفت دیکا دیگی۔ یا دل کتب بھی ہو گیا ہے۔ مجلد کتاب بارہ سو صفحات کی ہوگی۔

المشتہر

عبد العزیز ولد مولوی ابو الحسن صاحب مصنف فیض الباری المعروف صحیح بخاری مترجم غنیۃ الطالبین وتلخیص الصحاح ومشکوۃ شریف وتجلی سبحانی وکامن ایمانی وغیرہ وغیرہ موضع بنجگرائیں ڈاکخانہ رحیمارہ ضلع سیالکوٹ

رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ۵ ماہ رجب ۱۳۳۲ھ تک طلب کرے۔ اوسکو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاوے گی محصول وی پی میرے ذمہ ہے۔ سوانح احمدی یعنی حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی قیمت عہ رعایتی ۸ حصول صلوٰۃ مصنفہ مولوی سید احمد صاحب غزنوی برادر مولوی عبد الجبار صاحب قیمت ۵ رعایتی ۱۲ سیرۃ من بعدہ فی الجمعۃ القرآنیہ ۸ رعایتی عہ ترجمان القرآن صرف سورہ بقر دہلی کا مطبع کلاں ۱۲ عہ رعایتی تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبید اللہ صاحب نو مسلم قیمت ۸ رعایتی عہ ملنے کا پتہ

عبد الغفار تاجر کتب محلہ قدیر آباد شہر ملتان دروازہ لوہاری

تحفہ دہرم آریہ ن

معروف

آریہ سماج کی پول

یہ کتاب بابو عبد العزیز صاحب بابو جگدیش پرشاد (بی اے) کی تصنیف ہے۔ کتاب بڑی متانت اور تہذیب سے لکھی گئی ہے۔ آجکل نایاب تھی۔ مگر ایک دوست کے پاس سے چند نسخے ملے ہیں۔ جن لوگوں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔ وہ تو اس کی خوبی جانتے ہیں۔ جنہوں نے نہیں دیکھا۔ وہ یہ سمجھیں کہ آریہ سماج کے متعلق بہت سے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ کتاب کل دو جلدیں ہیں ہر ایک کی قیمت عہ رہے۔ کتاب ہذا سے بعض مضامین چھانٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں الگ الگ بھی لئے ہیں۔ جن کے نام مع قیمت یہ ہیں

(۱) تردید قدامت مادہ وروح قیمت ۶

(۲) ویدکس پر نازل ہوئے ۳ (۳) وید بل پر الہام کرنے آریوں کی غلط تفسیر قیمت ۴ (۴) نیوگ شادی کا بیان اور اس میں آریہ سماج کا غلط اصول قیمت ۴ (۵) مسئلہ نیوگ ۱ (۶) نجات یعنی مکتی (۷) تمثیل سوامی دیانند کی تحریر وغیرہ کا بیان کردہ بیدائش سے ہیں یکجا ۳۰ (۸) آریہ سماج کے عقائد سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ ۳/۲۴

یہ کتاب جناب گیلانی شرک وبدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان سے بیشتر کی صلاح ہے۔ جنگ سحر جادو کا تعویذ اور ہر شخص کو طالب اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً واعظین کیلئے بہت کارآمد مفید کتاب ہے ۱۰ مع محصول ۱۲

میر محمد واعظ امرتسر

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس لاہور میں لکھا کر مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ (۲۲۸)

AsliAhleSunnet.com